ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۲۳/مارچ ۲۰۰۱ء شمارہ ۱۲

۲۷/ذوالحجہ ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۲۳/امان ۱۳۸۰ ہجری شمسی

جوش عبادت

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز قریباً آدھی رات کے وقت پڑھائی اور نماز کے بعد فرمایا: "تمہیں بشارت ہو۔ تم پر اللہ کی نعمت ہے کہ دنیا میں تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں جو اس وقت نماز ادا کر رہا ہو۔

حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ ہم یہ سن کر بہت ہی خوش ہوئے۔

(صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب فضل العشاء)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

یاد رکھو بہت سخت دن آنے والے ہیں جن میں دنیا کو خطرناک شدائد اور مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا

خدا کہتا ہے کہ عنقریب ایسی طاعون پھیلنے والی ہے جو پہلے کی نسبت نہایت ہی سخت ہوگی اور پھر یہ بھی فرمایا کہ ایک سخت وبا پھیلے گی جس کا کوئی نام بھی نہیں رکھ سکتے۔

جو شخص توبہ کرتا اور استغفار اور لاحول میں مشغول ہو جاتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم کر لیتا ہے تو وہ ضرور بچایا جاتا ہے

"یاد رکھو کہ بہت سخت دن آنے والے ہیں جن میں دنیا کو خطرناک شدائد اور مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ عنقریب سخت وبائیں اور طرح طرح کی آفات ارضی و سماوی ظاہر ہونے والی ہیں اور ایک شدید زلزلہ کی بھی خبر دے رکھی ہے جو کہ قیامت کا نمونہ ہوگا اور جس کی نسبت خدا تعالیٰ نے بَغْتَۃً فرمایا ہے۔ یعنی وہ زلزلہ ناگہانی طور پر آ جائے گا۔ ایسے ہی اور بھی بہت سی ڈراؤنی خبریں خدا تعالیٰ نے دے رکھی ہیں۔ اگر تمہیں ان باتوں کا پتہ ہو جائے جو میں دیکھ رہا ہوں تو سارا سارا دن اور ساری ساری رات خدا تعالیٰ کے آگے روتے رہو...........

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں پہلے تو ٹڈیوں، جوؤں اور مینڈکوں وغیرہ کے عذاب ہی آتے رہے تھے اور مخالفوں نے ان کو ایک قسم کا تماشا سمجھ رکھا تھا (یونس:۹۱) اور اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ ان بدبختوں کو یہ خبر نہ تھی کہ ایک وہ معجزہ بھی ظاہر ہوگا جبکہ اسے ﴿اٰمَنۡتُ اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیۡۤ اٰمَنَتۡ بِہٖ بَنُوۡۤا اِسۡرَآءِیۡلَ﴾ (یونس:۹۱) بھی کہنا پڑے گا۔

سو اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھو کہ اگر ابتدائی منذرات کو عبرت کی نظر سے دیکھو گے اور خدا تعالیٰ سے ڈر کر استغفار، لاحول اور دوسرے نیک کاموں میں مشغول ہو جاؤ گے تو یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ لیکن جو بے پرواہی سے کام لیتا ہے تو آخر کار جب وہ وقت آئے گا تو اس وقت رونے چلانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا اور آخر کار بڑی ذلت اور نامرادی سے ہلاکت کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ اور پھر جس دنیا کے لئے دین سے منہ موڑا تھا اس کو بھی بڑی حسرت سے چھوڑنا پڑے گا۔

دیکھو طاعون بھی آنے والی ہے۔ دنیا کہتی ہے کہ اب تو دُور ہو گئی ہے اور اس کا دورہ ختم ہو گیا ہے۔ مگر خدا کہتا ہے کہ عنقریب ایسی طاعون پھیلنے والی ہے جو پہلے کی نسبت نہایت ہی سخت ہوگی اور پھر یہ بھی فرمایا ہے کہ ایک سخت وبا پھیلے گی جس کا کوئی نام بھی نہیں رکھ سکتے۔

لیکن ان سب باتوں کے بعد میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی رحمتیں سمندروں سے بھی زیادہ ہیں۔ اگر وہ شدید العقاب ہے تو غفور رحیم بھی تو ہے۔ جو شخص توبہ کرتا اور استغفار اور لاحول میں مشغول ہو جاتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم کر لیتا ہے تو وہ ضرور بچایا جاتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا یہ متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جو عذاب آنے سے پہلے ڈرتے ہیں اور خدا کی یاد میں مشغول ہو جاتے ہیں وہ اس وقت ضرور بچائے جاتے ہیں جبکہ عذاب اچانک آ دباتا ہے۔ لیکن جو اس وقت روتے اور آہ و زاری کرتے ہیں جبکہ عذاب آ پہنچتا ہے اور اس وقت گڑگڑاتے اور توبہ کرتے ہیں جبکہ ہر ایک سخت سے سخت دل والا بھی لرزاں اور ترساں ہوتا ہے تو وہ بے ایمان ہیں، وہ ہرگز نہیں بچائے جاتے"۔ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۶۷-۶۹)

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ سے اطاعت، صدیقیت اور جانثاری کے نمونے سیکھیں

خدا کرے کہ جماعت میں کثرت سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے بلند مقام کا تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۹/مارچ ۲۰۰۱ء)

لندن (۹/مارچ): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے خطبہ شروع کرنے سے قبل فرمایا کہ ۱۳/مارچ (۱۹۱۴ء) کا دن حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے وصال کا دن ہے۔ اسی نسبت سے آپ آج کے خطبہ میں حضرت خلیفہ اول کے مقام سے متعلق مضمون بیان فرماویں گے۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت ابراہیمؑ نے جس طرح اپنے تعلقات اپنے رب سے استوار فرمائے تھے ویسے ہی تم بھی اپنے تعلقات اپنے رب سے استوار کرو۔

خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہ یہ ہے کہ اس کے لئے صدق دکھلایا جائے

آپ لوگوں کے لئے نافع بن جائیں، ان کی مشکلات حل کرنے کی کوشش میں رہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے نفع کی فکر کرے گا۔

(خلاصہ خطبہ عید الاضحیہ ۶/مارچ ۲۰۰۱ء)

(لندن۔ ۶/مارچ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج نماز عید الاضحیہ مسجد فضل لندن میں پڑھائی اور بعد از نماز عید، خطبہ ارشاد فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ آل عمران کی آیت ۹۶ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ کی مرکزی بنیادی صفت ابراہیم حنیف تھی یعنی آپ ہمیشہ ہر حال میں اللہ ہی کی طرف جھکے رہتے تھے۔

عام طور پر انگلستان میں عید کی نماز کا بڑا اجتماع

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اسلام آباد میں ہوا کرتا تھا لیکن چونکہ ان دنوں برطانیہ میں جانوروں میں Foot & Mouth کی بیماری پھیلی ہوئی ہے اس لئے سفر کی بعض پابندیوں کے پیش نظر جماعتوں نے مقامی طور پر اپنے حلقوں میں ہی نماز عید ادا کی۔ اور اسی وجہ سے حضور ایدہ اللہ نے بھی آج عید کی نماز مسجد فضل لندن میں پڑھائی۔

خطبہ عید میں حضور ایدہ اللہ نے اس عید کی مناسبت سے مختلف احادیث نبویہ پیش فرمائیں۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ کسی شخص کا بہترین اسلام یہ ہے کہ وہ ہر اس چیز کو چھوڑ دے جس سے اس کا تعلق نہیں ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس میں گہری حکمت یہ ہے کہ اکثر لوگ اس مال کی بھی لالچ کرتے ہیں جو ان کا نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ جو مال بہن کو ملنا چاہئے بھائی اس میں حرص کرتے ہیں، بھائی بھائی کے مال پر حرص کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے جھگڑے ہوتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو چیز تمہاری نہیں ہے اس کی طرف دیکھو ہی نہیں، تمہارے دل میں اس کے لئے کوئی حرص پیدا نہ ہو۔ اس طرح کرو گے تو حقیقی امن دنیا میں پھیلے گا۔

مختلف احادیث نبویہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات پڑھ کر سنائے اور ساتھ ساتھ ان کی ضروری وضاحتیں بھی بیان فرمائیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ابراہیم کے مَقام کو مُصلّٰی بناؤ۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جہاں حضرت ابراہیمؑ نماز پڑھا کرتے تھے اس جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنی چاہئے۔ حالانکہ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے مَقام کا لفظ میم کی زبر کے ساتھ بیان فرمایا اور مَقام مرتبہ کو کہتے ہیں نہ کہ معین جگہ کو۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح اللہ نے ابراہیم سے تعلق بنایا جو حضرت ابراہیم کے اس تعلق کی وجہ سے تھا جو آپ کو اللہ سے تھا اسی طرح تم وہ ابراہیمی صفات اختیار کرو جس سے تمہارا اللہ سے تعلق ہو۔ حضرت ابراہیمؑ نے جس طرح اپنے تعلقات اپنے ربّ سے استوار فرمائے تھے ویسے ہی تم بھی اپنے تعلقات اپنے ربّ کے ساتھ استوار کرو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مختلف فرمودات پیش کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہ یہ ہے کہ اس کے لئے صدق دکھلایا جائے۔ ہر ایک چیز جو اللہ تعالیٰ کے قرب سے روکتی ہے اور اس پر مقدم ہوتی ہے وہ ایک بُت ہے۔ بسا اوقات انسان سمجھتا ہے کہ وہ کسی بت کے سامنے تو جھک نہیں رہا مگر اپنے اندر اس نے جو بت بنائے ہوئے ہیں ان کی وہ پرستش کر رہا ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بہت ہی مشکل مَقام ہے جس کی طرف جماعت کو بلایا جا رہا ہے کہ دل میں قطعاً غیر اللہ کے لئے کوئی بھی گوشہ باقی نہ رہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آخری دعا یہی ہونی چاہئے کہ انسان کو مرنے سے پہلے یہ آواز آئے کہ ﴿يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً. فَادْخُلِىْ فِىْ عِبَادِىْ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ﴾ کہ اے اللہ! ہمیں اور ہماری اولادوں اور اولاد در اولاد کو بھی جب بھی موت آئے تو اس حال میں کہ ان کا نفس اللہ سے راضی ہو اور اللہ بھی ان سے راضی ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا کی راہ میں مالی قربانی کرنے سے آپ کی تنگیاں دور ہوں گی۔ آپ لوگوں کے لئے نافع بن جائیں گے۔ ان کی مشکلات حل کرنے کی کوشش میں رہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے نفع کی فکر کرے گا۔

خطبہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ نے مختلف افراد اور اداروں اور جماعتوں کی طرف سے موصول ہونے والے عید مبارک کے پیغام کا ذکر فرمایا اور ان میں سے چند ایک کے نام بھی پڑھ کر سنائے اور اپنی طرف سے اور تمام احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے سب کو عید مبارک کا پیغام دیا۔ حضور ایدہ اللہ نے ان سب کے لئے دعا کی بھی تحریک فرمائی خصوصیت سے مکرمہ قدسیہ بیگم صاحبہ اور مکرم مرزا مجید احمد صاحب کے متعلق دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ آج کل بہت ابتلا میں ہیں۔ ان کا ایک بیٹا غلام قادر تو شہید ہو چکا ہے اور دوسرا بیٹا بہت بیمار ہے، گلے میں کینسر ہے۔ مرزا مجید احمد صاحب خود بھی بیمار ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت کو انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھنے کی تحریک فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ نے آخر پر شہدائے احمدیت اور ان کے خاندانوں اور اسی طرح اسیران راہ مولیٰ کے لئے خاص طور پر دعا کی تحریک فرمائی۔ خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی۔ یہ خطبہ بھی حسب معمول ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ دنیا بھر میں بیک وقت براہ راست نشر ہوا اور دنیا بھر کے احمدی اپنے پیارے آقا کے ساتھ عید کی خوشی اور دعاؤں میں شامل ہوئے۔

❀❀❀..........❀❀..........❀❀❀

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

سورۃ الاحزاب کی آیت ۲۴ کی تلاوت کی اور اس کے ترجمہ کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف تحریرات کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے اعلیٰ مقام کا تذکرہ فرمایا۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کیا ہی اچھا ہو اگر امت کا ہر شخص نور دین بن جائے اور ایسا ہو سکتا ہے اگر ہر شخص کا دل یقین سے پُر ہو جائے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ عشق و محبت اور فدائیت و اطاعت کا بے نظیر تعلق تھا۔ آپ ایک فاضل، جلیل القدر، بہادری میں شیر، بارِیک بین، خدا کی راہ کے مجاہد تھے۔ بہت رقیق القلب، پاکیزہ طبع، حلیم و کریم، نیکیوں کے جامع وجود تھے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ دل میں از بس آرزو ہے کہ اور لوگ بھی مولوی صاحب کے نمونہ پر چلیں۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہایت پر شوکت تحریرات و ارشادات کے حوالہ سے حضرت خلیفہ اول کی اطاعت و جانثاری کا ذکر کرنے کے بعد آخر پر فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اطاعت، صدیقیت اور جانثاری کے نمونے سیکھیں۔ خدا کرے کہ جماعت میں بکثرت ایسے لوگ پیدا ہوں جو اسی طرح چندے بھی دیں اور جو دین کے لئے اپنا سب کچھ پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار ہوتے ہیں۔

مہدیٔ منتظر

جس فرد کی تھی قوم کو صدیوں سے انتظار
جب آ گیا کوئی اُسے پہچانتا نہ تھا
واعظ نے جس کے تذکرے چھیڑے تھے وعظ میں
دیکھا اُسے تو دیکھ کر انکار کردیا
اُن پر گراں تھا مہدیٔ معہود کا ظہور
جن کے دلوں پہ سَطوتِ باطل کا رعب تھا
اُس سے فساد و فتنہ و شر کا ہوا سلوک
تحفہ دیا رسولؐ نے جس کو سلام کا
دن رات جس نے کی غمِ ملّت میں جاں گداز
اس کو خطاب "ملحد و دجّال" کا ملا
"اس دَور کو تھی اپنے براہیم کی تلاش"
ڈالا گیا وہ آگ کے شعلوں میں بے خطا
مُلّا نے اُس کو حلقہ دیں سے دیا نکال
جس کو مِلا مَقام فنا فی الرسول کا
ان شعلہ ہائے آتشِ نمرود میں بھی وہ
کیا خوب بات تھی جسے کیا خوب کہہ گیا
"بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمّرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم"
جو بات اس کی قوم کی تاریخ بن گئی
وہ بات آبِ زر سے فرشتوں نے کی رقم
سر اُس نے کر لئے حق و باطل کے معرکے
دیکھا ظہورِ نصرتِ مولا قدم قدم
اس کی نگاہ پردۂ افلاک سے پرے
اُس کی نظر میں ہیچ زمانے کا زیر و بم
اُس کا وجود مہدیٔ معہود کا وجود
اُس کا ظہور، آمدِ موعودِ کُل اُمَم
اُس کی زباں حلاوت و شیرینی کلام
اُس کے قلم کو دی گئی سلطانی قلم
وہ اِک صدا جو گوشۂ پنجاب سے اٹھی
قریہ بہ قریہ گونج کے پھیلی وہ یَم بہ یَم
"امروز قوم من نہ شناسد مقام من
روزے بہ گریہ یاد کند وقتِ خوشترم"

(عبدالمنان ناہید)

جماعت احمدیہ میں نظام شوریٰ

(چوھدری حمید الله - وکیل اعلیٰ تحریک جدید)

(قسط نمبر ۷)

شوریٰ کے قواعد و ضوابط

انتخاب ممبر:

(۱) نظام شوریٰ نظام خلافت سے وابستہ ہے۔ خلیفۂ وقت جب چاہیں صاحب الرائے احباب کو مشورہ کے لئے طلب فرماسکتے ہیں۔

(۲) شروع میں حسب ضرورت صاحب الرائے دوستوں کو طلب کیاجاتا تھا تعداد کی پابندی نہیں تھی۔

(۳) جوں جوں ترقی ہوگی نمائندگان کی تعداد مقرر ہوتی جائے گی تاسب جماعتوں، اضلاع، صوبوں اور ملکوں کی نمائندگی ہوسکے۔

(نمبر ۱ تا ۳، ۱۹۴۰ء صفحہ ۴،۷۔ ۱۹۳۸ء صفحہ ۵۸)

(۴) منتخب نمائندگان کے علاوہ خلیفۂ وقت ایسے اہل علم و فن اور بزرگوں کو دعوت بھیجتے ہیں جن کی شمولیت مفید خیال فرماویں۔

(۵) مشاورت کی مطبوعہ رپورٹس میں کچھ ہدایات متعلق "انتخاب نمائندگان" ہمیشہ چھپتی ہیں جو حسب ذیل ہیں:

۱...... نمائندہ مخلص اور صائب الرائے اور متقی ہو۔

۲...... جس جماعت کی طرف سے نمائندہ منتخب کیا جائے وہ اس جماعت میں چندہ دینے والا ہو۔

۳...... شعارِ اسلام کا پابند یعنی ڈاڑھی رکھتا ہو۔

۴...... طالب علم نہ ہو۔

۵...... باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔

(نوٹ): قاعدہ نمبر ۲۰۸ قواعد تحریک جدید: بقایادار ایسا شخص ہے جو لازمی چندوں (چندہ عام، چندہ حصہ آمد و چندہ جلسہ سالانہ) کا چھ ماہ یا اس سے زیادہ عرصہ کا بقایادار ہو۔

(۶) چندہ دہندگان کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ہدایت یہ بھی ہے کہ جب کسی جماعت کا نمائندہ منتخب ہوتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے کسی کو مقرر کردے بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیاجائے اور جو تحریر سیکرٹری مشاورت کے پاس بھیجی جائے اس میں لکھاجائے کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہوکر مشورہ کرکے فلاں صاحب کو حسب شرائط نمائندہ منتخب کیاہے۔

(۷) حضور نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ شوریٰ کی سب کمیٹیوں کے ممبر اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے مقرر ہوکر آیاکریں تاکہ مشورہ زیادہ اچھا ہوسکے اور کام بھی جلدی ہو۔

(۸) "جب اسلام میں مجلس شوریٰ کے لئے آپ نام چنتے ہیں تو کسی پارٹی کو ووٹ نہیں دیتے۔ کسی گروپ کو ووٹ نہیں دیتے۔ اپنی خاطر کوئی پراپیگنڈہ کرنے کے مجاز نہیں"۔

(۹) "لوگ سمجھتے ہیں کہ ایک شخص دیانتدار ہے۔ کس حد تک وہ خدمت دین میں مصروف ہے۔ کس حد تک اس پر اعتماد کیا جا سکتاہے۔ وہ اپنی رائے اس شخص کی شخصیت، اس کے سابقہ طرز عمل کو پیش نظر رکھ کر بناتے ہیں ...... نتیجۃً جس کو چناجاتاہے وہ واقعۃً نمائندہ ہوتاہے"۔

(۱۰) "عوام کو یہ حق ہے کہ جس کو وہ روزمرہ کی زندگی میں اچھا دیکھتے ہیں جس کو روزمرہ کی زندگی میں تقویٰ پر مبنی دیکھتے ہیں اس میں کسی کا نام چن لیتے ہیں"۔ (۷ تا ۹ از خطاب ۹/ستمبر ۱۹۹۲ء بمقام برسلز۔ قلمی صفحہ ۵،۷)

(۱۱) "اگر جماعت کو انتخاب کے وقت صاحب تقویٰ ہی معزز دکھائی دیتا ہو تو یہ وہ جماعت ہے جو کبھی نہیں مر سکتی"۔

(خطبہ جمعہ ۲/اپریل ۱۹۹۳ء)

(۱۲) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۴۰ء کی مشاورت کے افتتاحی خطاب میں تفصیلی ہدایات دیں کہ انتخاب کے وقت معیار انتخاب مندرجہ ذیل چیزیں ہرگز نہیں ہونی چاہئیں (یعنی ان باتوں کی بنا پر کسی کا انتخاب نہ کیا جائے):

(۱) بڑبولا ہونا (۲) معترض طبع (۳) کمزور ایمان والا (۴) منافق (۵) آگے آنے کا خواہش مند (۶) فارغ آدمی (۷) بے نماز (۸) محض دولت مند (۹) محض لسان لیکچرار (۱۰) جھوٹ بولنے والا۔

(۱۳) انتخاب کے متعلق اسی افتتاحی خطاب مجلس مشاورت ۱۹۴۰ء سے چند اقتباسات درج ذیل ہیں:

(۱)۔ "افسوس ہے کہ جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں کہ کون نمائندگی کا اہل ہے بلکہ وہ یہ دیکھتی ہیں کہ کون فارغ ہے جسے قادیان بھیجا جاسکتاہے"۔

(۲)۔ فرمایا کہ ناپسندیدہ خصائل والے منتخب کئے جائیں تو:۔

"اس مجلس میں پارٹی بازی شروع ہو جائے گی اور کوئی کسی کی طرف جھک جائے گا اور کوئی کسی کی طرف اور لڑائی جھگڑا اور فساد شروع ہو جائے گا"۔

(۳)۔ "اس قسم کی پارٹی بازی مجلس شوریٰ میں شروع ہو جائے گی تو اس وقت خلافت نہیں رہے گی بلکہ ایک ادنیٰ دنیوی نظام ہوگا جو نہ دین کے لئے مفید ہوگا اور نہ دنیا کے لئے۔ اس مجلس میں تو ان لوگوں کو بھیجنا چاہئے جن کا ایمان اتنا مضبوط ہو کہ وہ سلسلہ کے فائدہ کے لئے اپنے باپ اور اپنی ماں کی بات بھی سننے کے لئے تیار نہ ہوں۔ کجا یہ کہ وہ ادھر ادھر کی باتیں سنیں اور سلسلہ کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے لگ جائیں"۔

(۴)۔ "آئندہ مجلس شوریٰ کے موقعہ پر ......ان لوگوں کا انتخاب کر کے بھیجا کریں جو تقویٰ دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑے ہوں"۔

(۵)۔ "نمائندوں کے انتخاب میں نیکی اور تقویٰ کو مدنظر نہ رکھا کریں تو یہ ایسی ہی بات ہوگی جیسے چہرہ کی صفائی کے لئے کسی کی روح نکال لی جائے۔ اب اگر روح نہ ہوگی تو مردہ کی لاش کو لے کر کسی نے کیا کرناہے خواہ اس کا چہرہ کتنا ہی کیوں نہ چمکتا ہو"۔

(۶)۔ بدخصائل والوں کو منتخب کرنے سے متعلق فرمایا:

"ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی جڑ پر تبر رکھنا ہے اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہئے چاہے وہ کروڑوں روپے کے مالک ہوں اور چاہے وہ باتیں کر کے تمام مجلس پر چھاجانے والے ہوں"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۰ء افتتاحی خطاب)

☆......☆......☆......☆

شوریٰ کے قواعد و ضوابط
از کتاب قواعد و ضوابط
تحریک جدید انجمن احمدیہ

شوریٰ / مجلس مشاورت:

قاعدہ نمبر ۲۰

مرکزی مجلس مشاورت / مجلس شوریٰ حضرت خلیفۃ المسیح جب پسند فرمائیں ضروری مسائل پر جماعت سے مشورہ کے لئے بلائیں گے۔

قاعدہ نمبر ۲۱

(الف): ایجنڈا میں صرف وہ تجاویز شامل ہونگی جن کو حضرت خلیفۃ المسیح ایجنڈا میں شامل کرنے کی منظوری عطا فرمائیں گے۔

(ب): اگر کوئی جماعت اپنی تجویز مرکزی شوریٰ کے لئے بھجواتی ہے تو اس کے لئے لازم ہوگا کہ اس کا نمائندہ اس تجویز پر بحث کے دوران شوریٰ میں موجود ہو۔ اگر استثنائی وجوہات اس بات کی متقاضی ہوں تو اس کی غیر حاضری سے صرفِ نظر کیا جا سکتاہے۔ لیکن اس بارہ میں فیصلہ کا اختیار صرف حضرت خلیفۃ المسیح کو ہوگا۔ لیکن ایسے فیصلہ کے نتیجہ میں شوریٰ کے معمول میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

قاعدہ نمبر ۲۲

مجلس شوریٰ ایسے افراد یا مرکزی انجمنوں اور مختلف ممالک کے نمائندگان پر مشتمل ہوگی جن کو حضرت خلیفۃ المسیح مشورے کے لئے بلائیں۔

قاعدہ نمبر ۲۳

مجلس شوریٰ کی سفارشات پر حضرت خلیفۃ المسیح کی منظوری کے بعد ہی مرکزی انجمنیں اور تمام جماعتیں عمل درآمد کی پابند ہونگی۔

قاعدہ نمبر ۲۴

اگر کوئی ایسی تجویز مجلس شوریٰ کے ایجنڈا میں شامل کرنے کے لئے بھجوائی گئی ہو جس پر مجلس مشاورت گزشتہ تین سال میں فیصلہ دے چکی ہو تو ایسے فیصلے کا تجویز کے ساتھ معین طور پر ذکر کرنا ضروری ہوگا۔

قاعدہ نمبر ۲۵

مجلس شوریٰ کے اجلاس کے دوران کوئی تجویز یا کسی تجویز میں ترمیم مجلس شوریٰ کے سامنے صرف لکھے ہوئے الفاظ میں پیش کی جاسکے گی، زبانی ترامیم زیر غور نہ آئیں گی۔

قاعدہ نمبر ۲۶

شرعی مسائل سے متعلق کوئی تجویز مجلس شوریٰ میں مرکزی مفتی سلسلہ احمدیہ کے توسط کے بغیر پیش نہیں کی جاسکے گی۔

قاعدہ نمبر ۲۷

شوریٰ کے ممبران پر ان شرائط کا اطلاق ہوگا جن کا قاعدہ نمبر ۱۸۰، ۱۸۱، ۲۰۹ اور ۲۳۵ کے مطابق عہدیداران پر اطلاق ہوتاہے۔

نوٹ:

اگر حضرت خلیفۃ المسیح پسند فرمائیں تو مرکزی مجلس شوریٰ ہر سال مرکزی سالانہ جلسہ کے بعد منعقد ہوسکے گی۔

موجودہ روایات کے مطابق اس شوریٰ کے لئے نیشنل امراء ان اصحاب میں سے نمائندگان نامزد کریں گے جو کہ جلسہ سالانہ میں شامل ہو رہے ہوں۔

نمائندگان کا آخری انتخاب حضرت خلیفۃ المسیح کریں گے۔

☆......☆......☆......☆

نیشنل مجلس شوریٰ

قاعدہ نمبر ۴۰۲

مجلس شوریٰ ہر ملک میں منعقد ہوگی۔

قاعدہ نمبر ۴۰۳

نیشنل مجلس شوریٰ حسب ذیل اراکین پر مشتمل ہوگی:

(الف) نیشنل امیر

(ب) مرکزی مبلغین

(ج) نائب امیر اور نیشنل عہدیداران جماعت

(د) لوکل امراء / پریذیڈنٹ

(ر) لوکل جماعتوں کے منتخب نمائندگان جن کا انتخاب مندرجہ ذیل طریق پر ہوگا:۔

(۱)...... ہر لوکل جماعت جس کے ۲۰ یا اس سے کم چندہ دہندگان ہوں ایک نمائندہ منتخب کرے گی۔

(۲)...... لوکل جماعت جو ۲۱ تا ۱۰۰ چندہ دہندگان پر

مشتمل ہو وہ دو نمائندے منتخب کرے گی۔

(۳)...... ایسی جماعت جس کے چندہ دہندگان کی تعداد ۱۰۰ سے اوپر ہو ہر پچاس چندہ دہندگان یا ان کی کسر پر ایک زائد نمائندہ منتخب کرے گی۔

(س) امیر، جماعت کے کسی رکن کو بطور خاص شوریٰ میں شامل ہونے کی دعوت دے سکے گا۔ ایسے مدعووین کی تعداد شوریٰ کے ممبران کے پانچ فیصد سے زائد نہ ہوگی۔

نوٹ: شوریٰ کے ممبران پر ان تمام شرائط کا اطلاق ہوگا جن کا قاعدہ نمبر ۱۸۰، ۱۸۱، ۲۰۹ اور ۲۳۵ کے مطابق عہدیداران پر اطلاق ہوتا ہے۔

قاعدہ نمبر ۴۰۴

لوکل جماعت کے اجلاس عام میں نمائندگان کا انتخاب کثرت رائے سے ہوگا۔

قاعدہ نمبر ۴۰۵

لوکل سیکرٹری مال تصدیق کرے گا کہ منتخب نمائندگان بقایادار نہیں ہیں۔

قاعدہ نمبر ۴۰۶

ایسا فرد جو ڈاڑھی نہ رکھتا ہو وہ نمائندہ منتخب نہ ہو سکے گا۔ استثنائی طور پر اس کے لئے خاص منظوری امیر ملک سے حاصل کرنا ہوگی۔ امیر ملک ایسے استثنائی امور کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کو آگاہ کرے گا۔

قاعدہ نمبر ۴۰۷

نیشنل امیر شوریٰ کے منتخب نمائندگان کی منظوری دے گا۔ اگر کسی منتخب نمائندہ کی منظوری امیر نہ دے تو وہ امیر کے فیصلہ کے خلاف مرکز کو اپیل کر سکے گا۔

قاعدہ نمبر ۴۰۸

مجلس شوریٰ کا ہر ممبر اگلی مجلس شوریٰ کے انعقاد تک اپنے عہدہ پر برقرار رہے گا۔

اجلاس بلانا اور ایجنڈا کی تیاری

قاعدہ نمبر ۴۰۹

نیشنل امیر مجلس شوریٰ کے تمام اجلاسات بلائے گا اور ان کی صدارت کرے گا۔ سوائے اس کے کہ کوئی مرکزی نمائندہ موجود ہو جو شوریٰ کی صدارت کرنا پسند کرے تو وہ مجلس شوریٰ کی صدارت کرے گا۔ امیر کی غیر موجودگی میں نائب امیر اجلاس کی صدارت کرے گا۔

سالانہ اجلاس بلانے کے لئے ایک ماہ قبل اطلاع دینا ضروری ہوگا۔

قاعدہ نمبر ۴۱۰

کسی بھی ملک میں حضرت خلیفۃ المسیح کے نمائندہ یا کسی بھی بڑے مرکزی عہدیدار کو مجلس شوریٰ کا اجلاس بلانے کا اختیار ہوگا اور ایسی صورت میں اگر وہ پسند کرے تو وہ شوریٰ کے اجلاس کی صدارت بھی کرے گا۔

قاعدہ نمبر ۴۱۱

ایجنڈا کے لئے تجاویز تمام لوکل جماعتوں سے طلب کی جائیں گی۔ امیر ملک ایجنڈا کے لئے ایسی تجاویز بھجوانے کی حتمی تاریخ مقرر کرے گا۔

قاعدہ نمبر ۴۱۲

ممبران اپنی اپنی تجاویز لوکل پریذیڈنٹ / امیر کو پیش کریں گے۔ لوکل پریذیڈنٹ / امیر یہ تجاویز جماعت کے اجلاس عام میں پیش کریں گے۔ جب کوئی تجویز ممبران کی کثرت رائے سے منظور کی جائے گی تو یہ تجویز نیشنل امیر کو مجلس شوریٰ کے ایجنڈا میں شامل کرنے کے لئے بھجوائی جائے گی۔

قاعدہ نمبر ۴۱۳

نیشنل مجلس عاملہ اور ممبران بھی مجلس شوریٰ میں زیر غور لانے کے لئے تجاویز بھجوانے کے مجاز ہوں گے۔

قاعدہ نمبر ۴۱۴

نیشنل مجلس عاملہ اور اس کے ممبران تمام ایسی تجاویز کو زیر غور لا کر حتمی ایجنڈا مرتب کرے گی۔ وہ تجاویز جو شوریٰ کے ایجنڈا میں شامل نہیں کی جائیں گی وہ تجاویز اور ان کو رد کرنے کی وجوہات مجلس شوریٰ کے اجلاس میں پڑھ کر سنائی جائیں گی۔ ایسی تجاویز پر مجلس شوریٰ میں بحث نہ ہوگی۔

قاعدہ نمبر ۴۱۵

شوریٰ کے سالانہ اجلاس میں مندرجہ ذیل کام سرانجام دئے جائیں گے:

الف...... سابقہ سالانہ شوریٰ کے اجلاس کی رپورٹ کی تصدیق کی جائے گی۔

ب...... آئندہ سال کے مجوزہ بجٹ کی منظوری دی جائے گی۔

ج...... نیشنل مجلس عاملہ کے عہدیداران کا انتخاب ہوگا۔

د...... نیشنل مجلس عاملہ کا منظور شدہ ایجنڈا۔

قاعدہ نمبر ۴۱۶

شوریٰ کے ایجنڈا میں مندرجہ ذیل امور شامل نہیں کئے جائیں گے۔

الف...... ایسی تجاویز جن پر حضرت خلیفۃ المسیح یا مرکز کا پہلے سے فیصلہ موجود ہو۔

ب...... شریعت یا افتاء سے تعلق رکھنے والے امور۔

ج...... ایسا امر جس کے بارے میں گزشتہ تین سال کے دوران مجلس شوریٰ فیصلہ دے چکی ہو۔

☆......☆......☆......☆

شوریٰ کے اجلاس کا طریق کار

قاعدہ نمبر ۴۱۷

نیشنل جنرل سیکرٹری، مجلس شوریٰ کے سیکرٹری کے طور پر کام کرے گا۔

قاعدہ نمبر ۴۱۸

نیشنل مجلس شوریٰ کی کارروائی مرکزی مجلس شوریٰ کی طرز پر چلائی جائے گی۔

قاعدہ نمبر ۴۱۹

الف...... تمام ممبران اپنے مشورے اور آراء اجلاس کے صدر کو مخاطب کر کے پیش کریں گے۔

ب...... اگر مجلس شوریٰ کا کوئی ممبر یہ سمجھتا ہو کہ شوریٰ کا فیصلہ وسیع تر جماعتی مفاد کے خلاف ہے تو وہ ممبر اپنا اختلافی نوٹ لکھ کر شوریٰ کے صدر کو پیش کرے گا۔ اور اگر صدر اس اختلافی نوٹ کو شوریٰ کی سفارشات کے ساتھ شامل کرنے سے متفق نہ ہو تو وہ حضرت خلیفۃ المسیح کو اس اختلافی نوٹ کو رڈ کرنے کے بارہ میں اطلاع دے گا۔

قاعدہ نمبر ۴۲۰

شوریٰ کے اراکین میں سے سب کمیٹیاں مقرر کی جا سکیں گی جو ایجنڈا کے ان آئٹمز کے بارے میں اپنی سفارشات شوریٰ میں پیش کریں گی جو ان کے سپرد کئے گئے ہوں۔

قاعدہ نمبر ۴۲۱

مجلس شوریٰ کے ایجنڈا میں ایسی تجاویز جن پر مجلس عاملہ اپنی رائے قائم کر چکی ہو مجلس عاملہ کے ممبران کو اس رائے کے خلاف بولنے اور ووٹ دینے کا حق نہ ہوگا۔

قاعدہ نمبر ۴۲۲

امیر ایسے شخص کو شوریٰ کے اجلاس سے نکال سکتا ہے جس کے بارہ میں وہ سمجھتا ہو کہ یہ ممبر نامناسب رویہ اختیار کئے ہوئے ہے۔

☆......☆......☆......☆

شوریٰ پر عمل در آمد

قاعدہ نمبر ۴۲۳

نیشنل مجلس شوریٰ کے فیصلہ جات حضرت خلیفۃ المسیح کی آخری منظوری کے بعد نافذ ہونگے۔

قاعدہ نمبر ۴۲۴

نیشنل امیر شوریٰ کے فیصلہ جات پر عمومی طور پر عمل در آمد کروانے کا پابند ہوگا۔ جبکہ مجلس عاملہ کا ہر ممبر اپنے اپنے شعبہ کے دائرہ کار میں عمل در آمد کروانے کا پابند ہوگا۔ وہ اپنی اپنی عمل در آمد کی رپورٹ اگلے سالانہ اجلاس میں پیش کریں گے۔

قاعدہ نمبر ۴۲۵

نیشنل امیر کو شوریٰ کے کسی فیصلہ کو رڈ کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔

☆......☆......☆......☆

شرائط بابت تقرر و انتخاب عہدیداران

قاعدہ نمبر ۱۸۰

مقامی جماعت کے عہدیداران کا انتخاب اس جماعت کے چندہ دہندگان کریں گے ماسوائے سیکرٹری رشتہ ناطہ کے جس کو نیشنل امیر اپنی صوابدید کے مطابق نامزد کریں گے۔

یہ مد نظر رہے کہ عہدیداران

(الف) ڈاڑھی رکھتے ہوں۔ استثنائی صورت میں حضرت خلیفۃ المسیح سے اجازت حاصل کی جائے۔

(ب) جہاں تک علم ہو اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والے (یعنی متقی) ہوں۔

قاعدہ نمبر ۱۸۱

(الف)۔ مندرجہ ذیل اشخاص کسی انتخاب میں ووٹ دینے کے حق دار نہ ہونگے:

☆...... لازمی چندہ جات کا بقایادار۔

☆...... ۱۸ سال سے کم عمر کے افراد۔

☆...... ایسے اشخاص جن کے خلاف جماعت نے کوئی انضباطی قدم اٹھایا ہو۔

☆...... ایسے عہدیداران جن کو نظام جماعت نے معطل کیا ہو۔ (تعطل کے عرصہ تک کے لئے)

(ب)۔ چندوں کے ایسے بقایا داران جو انتخاب کی تاریخ کے اعلان کے بعد اپنے چندے ادا کریں تو ان کو اس انتخاب میں حصے لینے کی اجازت نہ ہوگی۔ انتخاب میں حصہ لینے کی خاطر چندہ ادا کرنے کے رجحان کی سختی سے حوصلہ شکنی کرنی چاہئے۔

(نوٹ)...... چندہ دہندہ وہ ممبر ہے جس کے ذمہ چھ ماہ یا اس سے زائد عرصہ کا لازمی چندوں کا بقایا نہ ہو۔ اس شرط کا اطلاق ان اصحاب پر نہیں ہوگا جنہوں نے مرکز سے اقساط میں اپنے بقایا جات ادا کرنے یا تخفیف شدہ شرح پر چندہ ادا کرنے کی اجازت حاصل کر رکھی ہو۔ تاہم ایسے افراد کسی عہدہ کے لئے یا مجلس انتخاب کی رکنیت کے لئے مرکز کی پیشگی اجازت کے بغیر منتخب نہ ہو سکیں گے۔

قاعدہ نمبر ۲۰۹

مندرجہ ذیل اصحاب کسی عہدہ پر مقرر ہونے کے حق دار نہ ہونگے۔

(الف)۔ جن کو قاعدہ نمبر ۱۸۱ کے مطابق ووٹ دینے کا حق حاصل نہیں۔

(ب)۔ ایسا موصی جس کی وصیت صدر انجمن احمدیہ نے منسوخ کی ہو۔

(ج)۔ ایسا موصی جس کی وصیت کسی انضباطی کارروائی کی وجہ سے منسوخ کی گئی ہو۔

(د)۔ ایسا شخص جو جماعتی فنڈز کو ذاتی مصرف میں لایا ہو (جیسا کہ قاعدہ نمبر ۲۳۵ میں وضاحت کی گئی ہے)

نوٹ: اگر کسی موصی کی وصیت (ب) اور (ج) میں مذکور وجوہات کے علاوہ دیگر وجوہات کی بنا پر منسوخ کی گئی ہو اور وہ لازمی چندہ جات باقاعدگی سے ادا کر رہا ہے اور وہ چھ ماہ یا اس سے زائد عرصے کا بقایا دار نہیں ہے تو اس کے بطور عہدیدار تقرر یا انتخاب پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

قاعدہ نمبر ۲۳۵

اگر کوئی محصل یا سیکرٹری مال قاعدہ نمبر ۲۳۳ کی خلاف ورزی کرتا ہے اور جماعتی اموال کو ذاتی مصرف میں لاتا ہے تو وہ مصرف میں لائی گئی رقم واپس کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ اور اس کو کسی عہدہ کے لئے منتخب بھی نہیں کیا جا سکے گا جب تک حضرت خلیفۃ المسیح اس کو معاف نہ کر دیں۔

امیر / صدر اور آڈیٹر جو اس معاملہ میں اپنے فرض کی ادائیگی میں غفلت برتیں وہ بھی نقصان کی تلافی کے ذمہ دار ہونگے۔

☆......☆......☆......☆

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

غیبت کرنے کو ایک مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ عورتوں کو بھی گلہ شکوہ اور غیبت سے روکو

وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو دفعہ کرتا ہے مگر دعا ایک دفعہ بھی نہیں کرتا

کوئی شخص ادھوری اور ناقص نمازوں سے اپنے آپ کو خدا کے غضب سے نہیں بچا سکتا

انگلستان میں مسجد بیت الفتوح (مورڈن) کی تعمیر کے لئے مزید پانچ ملین پاؤنڈز کے لئے عالمی تحریک

اگر اگلے دو سال کے اندر جماعت یہ رقم ادا کر دے تو بہت سی مشکلات حل ہو سکتی ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۱۶ر فروری ۲۰۰۱ء ۱۶ر تبلیغ ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله—

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم— بسم الله الرحمٰن الرحيم —

الحمدلله رب العلمين — الرحمٰن الرحيم — ملك يوم الدين — إياك نعبد و إياك نستعين —

اهدنا الصراط المستقيم — صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين—

﴿يٰاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًامِّنَ الظَّنِّ . اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا . اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ . وَاتَّقُوْا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴾۔(سورۃ الحجرات آیت ۱۳)

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بکثرت ظن سے اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسس نہ کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اسی آیت کریمہ سے تعلق رکھتی ہوئی یہ حدیث میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تیرا اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ عرض کیا گیا کہ جو بات میں کہہ رہا ہوں اگر وہ میرے بھائی میں پائی جاتی ہو تو اس صورت میں آپؐ کا کیا خیال ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ بات جو تُو کہہ رہا ہے اُس میں پائی جاتی ہے تو تُو نے اُس کی غیبت کی اور اگر وہ اس میں پائی نہیں جاتی تو تُو نے اُس پر بہتان باندھا۔(مسلم، کتاب البر والصلة والآداب)

ایک اور حدیث ترمذی ابواب البر والصلۃ سے لی گئی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہو کر بآواز بلند فرمایا کہ اے لوگو! تم میں سے بعض بظاہر مسلمان ہیں لیکن ان کے دلوں میں ابھی ایمان راسخ نہیں ہوا، انہیں میں متنبہ کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کو طعن و تشنیع کے ذریعہ تکلیف نہ دیں اور نہ ان کے عیبوں کا کھوج لگاتے پھریں ورنہ یاد رکھیں کہ جو شخص کسی کے عیب کی جستجو میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اندر چھپے عیوب کو لوگوں پر ظاہر کر کے اس کو ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔

(ترمذي. ابواب البرّ والصلة. باب ماجاء فی تعظيم المؤمن)

ایک اور حدیث حضرت عبدالرحمٰنؓ بن غنم سے اور حضرت اسماءؓ بنت یزید سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے اور اللہ تعالیٰ کے بُرے بندے غیبت اور چغلیاں کرتے پھرتے ہیں، دوستوں پیاروں کے درمیان تفریق ڈالتے ہیں، نیک پاک لوگوں کو تکلیف، مشقت، فساد، ہلاکت و گناہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔

(مُسند احمد بن حنبل، مُسنَد الشامیین)

ایک مختصر حدیث حضرت حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ کہتے سنا: "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ" کہ جنت میں چغل خور داخل نہیں ہوگا۔(بخاری، کتاب الادب باب ما یکرہ من النمیمة)

قیس روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چند رفقاء کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ آپؓ کا ایک مُردہ خچر کے پاس سے گزر ہوا جس کا پیٹ پھول چکا تھا۔ آپؓ نے کہا: بخدا! تم میں سے اگر کوئی یہ مُردار پیٹ بھر کر کھالے تو اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی مسلمان کا گوشت کھائے یعنی اس کی چغلی کرے۔(الادب المفرد للبخاریؒ. باب الغِيْبَةِ و قول الله تعالىٰ: وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا)

اسی تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ملفوظات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

"بیعت کی خالص اغراض کے ساتھ جو خدا ترسی اور تقویٰ پر مبنی ہیں، دنیا کے اغراض کو ہرگز نہ ملاؤ، نمازوں کی پابندی کرو اور توبہ و استغفار میں مصروف رہو۔ نوعِ انسان کے حقوق کی حفاظت کرو اور کسی کو دُکھ نہ دو۔ راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کا فضل کر دے گا۔ عورتوں کو بھی اپنے گھروں میں نصیحت کرو کہ وہ نماز کی پابندی کریں اور ان کو گلہ شکوہ اور غیبت سے روکو۔ پاکبازی اور راستبازی ان کو سکھاؤ، ہماری طرف سے صرف سمجھانا شرط ہے اس پر عملدر آمد کرنا تمہارا کام ہے"۔(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۴۲)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا (الحجرات: ۱۳)۔ اس میں غیبت کرنے کو ایک بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس آیت سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ جو آسمانی سلسلہ بنتا ہے، ان میں غیبت کرنے والے بھی ضرور ہوتے ہیں اور اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر یہ آیت بے کار جاتی ہے۔ اگر مومنوں کو ایسا ہی مطہر ہونا تھا اور ان سے کوئی بدی سرزد نہ ہوتی، تو پھر اس آیت کی کیا ضرورت تھی؟ بات یہ ہے کہ ابھی جماعت کی ابتدائی حالت ہے۔ بعض کمزور ہیں جیسے سخت بیماری سے کوئی اٹھتا ہے۔ بعض میں کچھ طاقت آگئی ہے۔ پس چاہئے کہ جسے کمزور پاوے، اُسے خفیہ نصیحت کرے۔ اگر نہ مانے تو اُس کے لئے دعا کرے۔ اور اگر دونوں باتوں سے فائدہ نہ ہو تو قضاء و قدر کا معاملہ سمجھے۔ جب خدا تعالیٰ نے اُن کو قبول کیا ہوا ہے تو تم کو چاہئے کہ کسی کا عیب دیکھ کر سر دست جوش نہ دکھلایا جاوے۔ ممکن ہے کہ وہ درست ہو جاوے۔...... جلدی اور عجلت سے کسی کو ترک کر دینا ہمارا طریق نہیں ہے۔ کسی کا بچہ خراب ہو تو اس کی اصلاح کے لئے وہ پوری کوشش کرتا ہے۔ ایسے ہی اپنے کسی بھائی کو ترک نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کی اصلاح کی پوری کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو۔ بلکہ وہ فرماتا ہے ﴿تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ﴾ (البلد: ۱۸) کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں۔ مَرْحَمَہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے۔ دعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اس وقت بیان کرنا چاہئے جب پہلے کم از کم چالیس دن اس کے لئے رو رو کر دعا کی ہو"۔ سعدیؒ کے ایک قول کا ترجمہ یہ ہے "اور خدا تعالیٰ تو جان کر پردہ پوشی کرتا ہے مگر ہمسایہ کو علم نہیں ہوتا اور شور کرتا پھرتا ہے"۔

ایک عورت نے کسی اور عورت کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے گلہ کیا

آپ نے فرمایا: "دیکھو یہ بہت بری عادت ہے جو خصوصاً عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ چونکہ مرد اور کام بہت رکھتے ہیں اس لئے ان کو شاذونادر ہی ایسا موقع ملتا ہے کہ بے فکری سے بیٹھ کر آپس میں باتیں کریں اور اگر ایسا موقع بھی ملے تو ان کو اور بہت سی باتیں ایسی مل جاتی ہیں جو وہ بیٹھ کر کرتے ہیں۔ لیکن عورتوں کو نہ علم ہوتا ہے اور نہ کوئی ایسا کام ہوتا ہے اس لئے سارے دن کا شغل سوائے گلہ اور شکایت کے کچھ نہیں ہوتا"۔

یہ بیماری عموماً عورتوں میں ہے لیکن بعض علاقوں کے مردوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ اب ایک علاقہ کے مردوں کا مَیں نے حال خود دیکھا ہے کہ رات کو بیٹھ کر سارے مردوں اور عورتوں کا گلہ اپنی بیویوں سے کرتے اور بچوں سے کرتے تھے اور ان کی مجلس کا مزہ یہی تھا کہ رات کو سونے سے پہلے خوب غیبت کی جائے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"کوئی شخص ادھوری اور ناقص نمازوں سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے غضب سے نہیں بچا سکتا"۔ ادھوری اور ناقص نمازوں سے۔ "پس اپنی نمازوں کو درست کرو۔ ہر ایک قسم کی شکایت، گِلہ، غیبت، جھوٹ، افتراء، بدنظری وغیرہ سے اپنے تئیں بچائے رکھو"۔

(الحکم۔ جلد ۷، نمبر ۹۔ صفحہ ۱۴۔ بتاریخ ۱۰/ مارچ ۱۹۰۳ء)

غیبت کے مضمون پر بہت سی احادیث اور بہت سے اقتباسات تھے جو میں نے عمداً کم کر دئے ہیں کیونکہ اب ایک معاملہ ہے جو آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ وہ غیبت نہیں ہے کیونکہ وہ سننے والے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور بہت ہی افسوس کے ساتھ مجھے اس کا اظہار کرنا پڑ رہا ہے۔

۲۲/ فروری ۱۹۹۵ء کو انگلستان کی مرکزی مسجد کے لئے تحریک کا اعلان مَیں نے ان الفاظ میں کیا تھا جو مورڈن مسجد کہلاتی ہے، اس کا اعلان ان الفاظ میں کیا تھا:

"اس وقت مَیں پانچ ملین کی تحریک جماعت انگلستان کی مرکزی مسجد کے لئے کرتا ہوں۔ اس دعا اور نیت کے ساتھ کہ یہ لازماً انگلستان کی وسیع ترین مسجد ہو۔ عبادتوں کی گنجائش پر زور ہونا چاہئے۔ جو اس کے ساتھ ملحق عمارتیں ہیں یا دوسرے نخرے ہیں، اُن کو بے شک نظر انداز کر دیں۔"

اب یہ سادہ سی بات ہے جو ہر کسی کو سمجھ آسکتی ہے، کوئی زیادہ موٹی عقل کی ضرورت نہیں۔ عام انسان یہ بات سن کے سمجھ سکتا ہے کہ میں نے سخت مناہی کی تھی کہ مسجد سے ملحقہ جو دوسری باتیں ہیں ان کو نخرے سمجھیں اور سب سے پہلے مسجد کی تعمیر ہو اور مسجد پر ہی ساری رقم خرچ ہو الا ما شاء اللہ بعد میں دوسری باتوں کی طرف توجہ دی جاسکتی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ اس نصیحت کے بالکل برعکس کارروائی ہوئی ہے۔ سو فیصد برعکس۔ مسجد کے ملحقہ حصوں پر تو دل کھول کر پیسہ بہایا گیا ہے اور جو مسجد کا کام تھا وہ اسی طرح ادھورا پڑا ہوا ہے۔ جماعت اس وقت بہت سے قرضوں کے نیچے اسی وجہ سے دب چکی ہے۔

جہاں تک ٹھیکے دینے کی کارروائی تھی اس کا عجیب حال ہے کہ ٹھیکے دینے کا جو اصول ہے کہ دو تین فرموں سے ٹھیکے لئے جائیں ان میں سے ان کو بتائے بغیر کہ کسی فرم نے کیا قیمت ڈالی ہے جو کم سے کم ہو اور مناسب ہو اسی کو ٹھیکہ دیا جائے۔ مگر ٹھیکے بھی بغیر پوچھے ایک ہی فرم کو دئے جاتے رہے ہیں اور شرائط ایسی طے کی گئی ہیں جو سراسر جماعت کے خلاف اور اس بنیادی اصول کے خلاف ہیں جو میں نے آپ کے سامنے شروع میں پیش کیا تھا۔ بھاری رقم نخروں پر خرچ ہو گئی ہے جو مسجد کا حال ہے وہ ابھی آغاز کا حال ہے۔

اور دوسری خرابیاں اس میں یہ ہیں کہ آرکیٹیکٹ کو چاہئے کہ وہ دوسرے ماہرین انجینئرز کو اپنے ساتھ شامل کرے۔ کنسٹرکشن کے کام کے لئے مختلف قسم کے انجینئرز کی ضرورت ہوتی ہے۔

ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں

پارکنگ، پٹرول اور وقت بچائیے۔ Kmas Travel سے دنیا بھر میں جانے کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں۔ پریشانی سے بچنے کے لئے قبل از وقت بکنگ کروائیں۔

Belgium اور Swiss کے احباب بھی رابطہ کر سکتے ہیں

رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

KMAS Travel Darmstadt . Germany

Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394

Mobile: 0170-5534658

پلمبنگ کے لئے الگ ضرورت ہوتی ہے، بجلی کے تار بچھانے کے لئے الگ ضرورت پڑتی ہے۔ غرضیکہ مختلف قسم کے ماہرین انجینئرز کو اپنی کمیٹی میں داخل کرنا ضروری ہے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی داخل نہیں کیا گیا۔ سو فیصد تک بازی پہ کام چلا ہے کہ اپنی نگرانی میں کریں گے اور اس کے نتیجہ میں جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے سارا روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور مسجد کا کام ہنوز روزِ اوّل ہے اور خرچ ہونے کے علاوہ ابھی ہم ایسے غلط ٹھیکیداروں کو رقم دینے کے قانوناً پابند ہو چکے ہیں کیونکہ ان کو یہ دستخط کر کے دیا گیا ہے کہ ہم بہرحال یہ کام تم سے پورا کروائیں گے اور وہ رقم ساری ابھی ادھار پڑی ہوئی ہے۔

تو یہ نہایت ہی افسوسناک حالت مجھے مجبوراً آپ کے سامنے پیش کرنی پڑ رہی ہے۔ سٹرکچر انجینئرز ہونے چاہئیں تھے، الیکٹرک انجینئرز ہونے چاہئیں تھے۔ ہیٹنگ اور پلمبنگ کے انجینئرز ہونے چاہئیں تھے۔ ان میں سے کسی ایک کی خدمت بھی نہیں لی گئی حالانکہ جماعت میں بکثرت ایسے انجینئرز موجود ہیں۔ اب ہمارے اوپر ہمارے گھر میں کام ہو رہا ہے۔ اب یہ چھوٹا سا کام ہے، مسجد کا کام تو بہت وسیع ہے اس کے مقابل پر، اس میں بھی سب انجینئرز کو میں نے شامل کیا ہوا ہے۔ سٹرکچر انجینئر، الیکٹریکل انجینئر، دوسرے انجینئر۔ وہ شام کو سر جوڑتے ہیں اور پھر دیکھ کر بتاتے ہیں کہ یہ کام کس طرح چلنا چاہئے۔

تین ٹینڈر کم سے کم طلب کرنے چاہئیں تھے۔ ایک ٹینڈر طلب نہیں کیا گیا۔ صرف ایک ہی ٹھیکیدار کو ٹینڈر دے کر کام سپرد کر دیا گیا۔ ایسے تمام معاملات کے لئے مرحوم امیر آفتاب احمد خان صاحب نے شروع ہی میں ہدایات پر پورا عمل کرتے ہوئے پوری ایک کمیٹی کی منظوری لی تھی اور میں حسن ظنی کرتے ہوئے یہی سمجھتا رہا کہ انہی خطوط پر، مرحوم آفتاب خان صاحب کے خطوط پر ہی اس کام کو آگے بڑھایا گیا ہوگا لیکن اب جب ایک سلسلہ میں مجھے تحقیق کروانی پڑی اور اخراجات کا آڈٹ کروانا پڑا تو پتہ چلا کہ "یہ سارے فیصلے من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو" کے مطابق ایک دوسرے کے ساتھ مشورے کر کے کرتے رہے ہیں۔

شروع ہی میں فیز وَن (Phase I) کے تحت جن ضروری کاموں کے لئے رقم مختص کی گئی تھی وہ بھی دوسرے کاموں پر لگا چکے ہیں اور اکثر ان میں ہونے والے ہیں جو مکمل کرنے کے لئے ضروری ہیں اور سب سے بڑا کام مسجد کی تعمیر کا ہے۔ یہ کلیۃً باقی پڑا ہوا ہے یعنی قرض باقی ہیں ابھی جو پانچ ملین کی وصولی سے زیادہ ہیں اور کام ہنوز روزِ اول والی بات ہے۔

اس لئے آج میں یہ فیصلہ کر رہا ہوں کہ مجھے اب دوبارہ پانچ ملین کی تحریک کرنی پڑے گی۔ اب پانچ ملین کی جو میں تحریک کرنا چاہتا ہوں یہ اب ظاہر بات ہے کہ مقامی جماعت کے بس میں تو یہ نہیں ہو گا کہ اب یہ ساری رقم خود پوری کر سکے۔ جو خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی کی عادت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو توفیق بھی عطا فرماتا ہے اور جتنا بھی خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اللہ اور راہیں وسیع کر دیتا ہے۔ ان کو بہت کچھ خدا اپنے فضل سے عطا فرما دیتا ہے۔ یہ تو ان کا تجربہ ہے جو اس راہ میں خرچ کرنے کے عادی ہیں اور جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ان سے کیسا سلوک ہوا کرتا ہے۔ لیکن کچھ بزدل بھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کو بہت کچھ دیا ہے اور میرے علم میں ہیں مگر ان کو خدا کے دئے ہوئے مال میں سے خدا کی خاطر خرچ کرنے کی توفیق ہی نہیں ملتی۔ تو وہ سب جو میری یہ بات سن رہے ہیں ان سے میں اپیل کرتا ہوں کہ اپنے حالات پر نظر ثانی کریں کیونکہ اللہ سے تو چھپا نہیں سکتے۔ جو خدا نے آپ کو خود عطا فرمایا ہے۔ اور اس کی راہ میں خرچ کرنے سے ڈرتے ہیں تو آپ کا مال بھی برباد ہو گا، آپ کی اولادیں بھی برباد ہوں گی اور کبھی بھی آپ کو کوئی فائدہ نہیں ملے گا۔ یہ میرا اعلان عام ہے چیلنج کے طور پر کر کے دیکھ لیں جس نے کرنا ہے اس کے سارے اموال بے برکت ہو جاتے ہیں، اولادیں ہاتھ سے نکل جاتی ہیں اور حسرت کے ساتھ مرتا ہے۔ پس وہ لوگ جو میری بات سن رہے ہیں وہ اپنے حالات پر نظر ثانی کریں۔

اب جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا یہ اب ساری کارروائی جماعت انگلستان کے بس کی نہیں رہی کیونکہ بہت سے چندوں میں پہلے ہی ملوث ہیں اور بہت سے چندوں میں خدا کے فضل سے دل کھول کے حصہ لیتے بھی رہے ہیں اور آئندہ بھی لیں گے اس لئے میں اس تحریک کو ساری دنیا پر وسیع کرتا ہوں۔ مثلاً ربوہ کی تینوں انجمنیں خاص طور پر میری مخاطب ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید انجمن احمدیہ اور وقف جدید۔ یہ تینوں انجمنیں کوشش کریں کہ جس حد تک وہ بچت کر سکتی ہیں بچت کر کے باقی روپیہ ہمیں مورڈن مسجد کی تعمیر کے لئے اب مہیا کر دیں۔

اسی طرح امریکہ، کینیڈا اور جاپان وغیرہ کی جماعتوں سے بھی میری یہ اپیل ہے کہ اس شرط پر کہ اس کا لازمی چندہ جات پر اثر نہ پڑے اور اپنے چندوں میں سے جو ان کا حصہ ہوتا ہے اس میں سے بچت کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں تو یہ رقم جس حد تک ممکن ہو وہ ہماری اس تحریک میں پیش کر دیں۔

جیسا کہ میری ہمیشہ سے عادت ہے کہ ہر تحریک میں مَیں اپنے اور بچوں وغیرہ کی طرف سے دسواں حصہ خود ادا کیا کرتا ہوں۔ تو آج بھی میں آپ کے سامنے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ انشاء اللہ

اس چندے کا پچاس لاکھ کے چندہ میں سے دسواں حصہ انشاء اللہ میں اپنی طرف سے اور اپنے بچوں کی طرف سے ادا کروں گا۔ اگر اگلے دو سال کے اندر آپ لوگ رقم ادا کردیں اور میں بھی کوشش کروں گا تو انشاء اللہ ہماری بہت سی مشکلات بھی آسان ہو جائیں گی۔

اب از سر نو یہ کام بہرحال کرنا ہوگا۔ اگر جو نئی کمیٹی ہے اس نے بچت کی اور کچھ رقم اس میں سے بچ گئی تو یہ جماعت ہی کی خاطر بچے گی وہ یا ان کو واپس کر دیں گے جنہوں نے پیش کی تھی باہر والوں کو اور یا ان کی مرضی سے کسی اور نیک کام پر صرف کریں گے۔ مساجد فنڈ بہت ہمارا روپیہ استعمال کر رہے ہیں یعنی مساجد فنڈ کے ذریعہ ساری دنیا میں مسجدیں تعمیر ہو رہی ہیں۔ اس لئے اگر جماعتوں یا چندہ دینے والوں نے اجازت دی تو اس بقیہ رقم کو ہم انشاء اللہ مساجد کی تعمیر ہی میں استعمال کریں گے۔

اس غرض کے لئے ایک نئی کمیٹی مَیں نے بنادی ہے جس میں مختلف ماہرین کو بھی شامل کیا گیا ہے ارشد باقی صاحب اس کے انچارج ہیں اور ان سب کے مشوروں کے بعد مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ اس کمیٹی کی راہنمائی میں اب جس طرح کام سلیقے سے ہونا چاہئے اسی طرح ہوگا۔ جو کام دیگر ہال وغیرہ کے اوپر ہونا باقی ہے اس کو بالکل سر دست نظر انداز کردیں اور مسجد کی تعمیر میں بہت اچھی محنت کے ساتھ سارے انجینئر مل کر کام کریں تو میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ ایک دو سال کے اندر ہماری مسجد یو۔کے۔ کی سب سے بڑی مسجد بنے گی جس میں سعودی عرب وغیرہ کی تعمیر کی ہوئی مسجدیں ہیں وہ ساری شامل کر کے کہہ رہا ہوں۔ یو۔کے۔ میں ہماری مسجد کے سوا کسی اور مسجد میں نمازیوں کی اتنی گنجائش نہیں ہو سکتی جتنی ہماری مسجد میں مہیا کی گئی ہے۔ تو اس تحریک کے ساتھ میں اب اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضور انور نے فرمایا: ابھی میں خطبہ ثانیہ کے بعد دو سنتیں ادا کرنے والا ہوں کیونکہ میں آنے سے پہلے بھول گیا تھا تو آپ میں سے اگر کسی نے جمعہ کی پہلی دو سنتیں ادا نہ کی ہوں تو وہ بھی کھڑے ہو کر ادا کرلیں اور ورنہ اکثر تو گھر سے لوگ پڑھ کے ہی آتے ہیں۔

✡✡✡......✡✡✡......✡✡✡

بقیہ: ۲۳/مارچ ۱۸۸۹ء کا دن روایات کی روشنی میں از صفحہ نمبر ۸

حضور سے واپس جانے کی اجازت چاہی تو جواباً فرمایا: "جس صاحب نے جانا ہے تشریف لے جائیں۔ اس پر مَیں اور ہاشم علی لدھیانہ میں اپنے سسرال روانہ ہوگئے اور اگلے دن واپس سنور آ گئے"۔ (اخبار الحکم ۲۸/مارچ ۱۹۳۵ء)

حضرت پیر سراج الحق صاحبؓ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی بیعت اولیٰ کے وقت حاضری

بیعت اولیٰ کے دن حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی، لدھیانہ میں موجود تھے لیکن دونوں نے اس دن بیعت نہیں کی بلکہ بعد میں بیعت کی۔ حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب روایت بیان کرتے ہیں کہ:

"جب پہلے دن لدھیانہ میں بیعت ہوئی تو سب سے پہلے حضرت مولوی نورالدین صاحب نے بیعت کی۔ ان کے بعد میاں عبداللہ سنوری اور شیخ حامد علی صاحب مرحوم اور مولوی عبداللہ صاحب جو خوست کے رہنے والے تھے اور بعض اور آدمیوں نے بیعت کی۔ مَیں موجود تھا مگر مَیں نے اس دن بیعت نہیں کی کیونکہ میرا منشاء قادیان کی مسجد مبارک میں بیعت کرنے کا تھا۔ جسے آپ نے منظور فرمایا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بھی موجود تھے مگر انہوں نے بھی اس وقت بیعت نہیں کی بلکہ کئی ماہ بعد کی"۔

(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ ۵ روایت نمبر ۳۰۹)

عورتوں کی بیعت

مردوں کی بیعت کے بعد حضرت صاحب گھر میں آئے تو بعض عورتوں نے بھی بیعت کی۔ سب سے پہلے حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول کی اہلیہ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ (بنت حضرت صوفی احمد جان صاحب) نے بیعت کی۔ حضرت سیدہ نصرت جہان بیگم صاحبہ حرم حضرت مسیح موعودؑ ابتداء ہی سے آپ کے سب دعاوی پر ایمان رکھتی تھیں اور شروع ہی سے آپ اپنے آپکو بیعت میں سمجھتی تھیں۔ اس لئے آپ نے الگ بیعت کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی"۔

(بحوالہ سیرت المہدی حصہ اول صفحہ نمبر ۱۸-۱۹)

مندرجہ بالا بیان شدہ روایات بیعت اولیٰ کے پہلے دن کے حالات کے بارہ میں روشنی ڈالتی ہیں کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد کا دن مختلف روایات کے مطابق کیسے گزرا۔ جس روز چالیس (۴۰) قدوسیوں سے اس عمارت کی بنیاد رکھی گئی اور آج کروڑوں فدائیان اس آستانہ سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کردیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کرلیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینجر)

بقیہ: حاصل مطالعہ از صفحہ ۱۶

انسان کو یقین دلا دیا ہے کہ چنیوٹی صاحب اور ان کے لگے بندھے سب مُلّاؤں پر پلان بنانا ختم ہے۔ اس پلان کی ہر کڑی مکر وفریب کا شاہکار ہے۔ ایک آمر کے ہاتھوں خدا کی جماعت کے خلاف آرڈیننس جاری کرانے اور اس سے قبل ملک بھر میں احمدیوں کے خلاف آگ لگانے کے لئے محمد اسلم قریشی کے نام سے حسب ذیل خط شائع کرایا گیا:

"میں قادیانیوں کی قید میں ہوں۔ مجھے اندھیری کوٹھڑی میں رکھا گیا ہے۔ پتہ نہیں یہ کونسی جگہ ہے؟ مجھ پر مرد اور عورتیں مل کر تشدد کرتے ہیں۔ یہ مجھے کہتے ہیں کہ حکومت میں ہمارے بہت بڑے بڑے آفیسر ہیں۔ عنقریب ہماری حکومت بننے والی ہے۔ یہ جتنے بڑے بڑے مسلمان ہمارے خلاف ہیں ان سب کو چن چن کر مار دیں گے۔ تیرے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ تو قادیانی ہو جا ورنہ تجھے مار دیا جائے گا۔ اس خط کو میرا آخری خط سمجھنا۔ میں شاید آپ کو زندہ نہ مل سکوں"۔

("تحریک کشمیر سے تحریک ختم نبوت تک" مؤلفہ چوہدری غلام نبی امرتسری۔ طبع دوم جون ۱۹۹۳ء ناشر مکتبہ سید احمد شہید۔ اردو بازار لاہور)

لیکن ساڑھے چار سال بعد جب اسلم قریشی ڈرامائی انداز میں پاکستان پہنچ گیا اور آئی جی پنجاب نثار احمد چیمہ کے سامنے اعتراف کیا کہ وہ چار سال تک ایران میں رہا اور ایرانی فوج میں بھرتی ہونے کے بعد بغیر پاسپورٹ اور شناختی کارڈ کے واپس وطن میں پہنچ گیا ہے اور ساتھ ہی رات کے خبرنامہ میں ٹیلی ویژن پر اسے دکھلایا بھی گیا تو پورا ملک مُلّا کے شرمناک پلان پر ہکا بکا رہ گیا اور ہر طرف سے لعنت اور پھٹکار برسنے لگی۔

چنیوٹی صاحب نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا ہے کہ:

"اس سلسلہ میں کوئی ناپاک سازش کی گئی تو ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کی تحریک دہرائی جائے گی جس میں بھارتی ٹینکوں کے پرخچے اڑا دئے گئے"۔ (ایضاً روزنامہ 'دن' یکم فروری ۲۰۰۱ء صفحہ ۲)

"شمع اقتدار" کے "پروانے" اور ان کے "میر کارواں" مُلّا عنایت اللہ احراری کا ناٹک رچانے کا شوق بے تاب کئے ہوئے ہے مگر انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ پاکستان کے عوام "سادہ مزاج سکھ" نہیں "قاضی اسلم پلان" کی یاد ابھی تک ان کے ذہنوں میں تازہ ہے۔ انہیں ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے نام پر بھی احمدیوں کے خلاف اکسایا نہیں جاسکتا کیونکہ ٹینکوں کے اس عظیم اور دائمی کارنامہ کے ہیرو ان کے ہم خیال وہ بدقماش جرنیل نہیں تھے جو سقوط ڈھاکہ کا باعث بنے بلکہ احمدیت کے بطل جلیل لفٹیننٹ جنرل عبدالعلی ملک تھے جنہوں نے فقید المثال جرأت کا مظاہرہ کر کے دشمن کے پرخچے اڑا دئے تھے۔ چنانچہ الحاج مولانا عرفان رشدی علماء پاکستان نے "معرکہ حق وباطل" پر یہ رزمیہ اشعار لکھے کہ۔

کر رہا تھا غازیوں کی جب کماں عبدالعلی
تھا صفوں میں مثل طوفان رواں عبدالعلی
جب ہوئی تاریخ کی سب سے بڑی ٹینکوں کی جنگ
فتح پائی غازیوں نے کس طرح؟ دنیا ہے دنگ
یہ جگہ، یہ دن، یہ ساعت عالمی تاریخ میں
ثبت ہے اب درحقیقت عالمی تاریخ میں

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

Our next Microsoft certified system engeneering course is beginning
Please register now
If you need accomodation for weekend or full time course

Full time course	26-03-2001
Weekend course	30-03-2001
Full time course	02-04-2001

For more information :
Tel: 0049-511-7681358 Fax: 0049-511-7681359
E-mail:profi.it.trani.centre@t-online.de
www.it-professional-trainings.itgo.com
www.profi-it-trani-centre.via.t-online.de
Mansoor khalid IT Training Centre
Ehrharstr.4 , 30455 Hannover (Germany)

LONDON MONEY EXCHANGE
پاکستان بھر میں رقم بھجوائیں۔ بہترین ریٹ کے لئے تشریف لائیں
یا رقم ہمارے بینک میں جمع کروائیں اور رقم پاکستان میں وصول کریں
رابطہ: مبشر احمد صدیقی
270 Ilford Lane, Ilford, Essex 1G1 2SD
Tel:020 8478 2223 Mobile: 07968 775401

۲۳/مارچ ۱۸۸۹ء کا دن
روایات کی روشنی میں

(محمد محمود طاہر ایم۔اے۔ ابلاغیات)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خداتعالیٰ کے الہامات کا سلسلہ بہت پرانا تھا۔ ۱۸۸۲ء میں آپ کو ماموریت کا الہام ہوا تھا لیکن اس کے باوجود بیعت کا حکم نہ تھا اور باوجود بعض مخلصین کے اصرار کے آپ بیعت نہ لیتے تھے۔ بالآخر وہ وقت آن پہنچا جب آپ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا قیام ہونا تھا۔ چنانچہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو آپؑ نے ایک اشتہار کے ذریعہ بیعت لینے کا اعلان فرمایا۔

۱۲/جنوری ۱۸۸۹ء کو (اس روز حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش ہوئی) ایک اشتہار بعنوان "تکمیل تبلیغ و گزارش ضروری" شائع فرمایا۔ اس اشتہار میں آپ نے دس شرائط بیعت تحریر فرمائیں جو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔

دس شرائط بیعت کے اشتہار ۱۲/جنوری ۱۸۸۹ء کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان سے لدھیانہ تشریف لے گئے اور حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان واقع محلہ جدید میں قیام پذیر ہوگئے۔ یہاں سے آپ نے ۴/مارچ ۱۸۸۹ء کو ایک اشتہار جاری فرمایا جس میں آپ نے بیعت کی اغراض و مقاصد بیان فرمائیں۔ اسی اشتہار میں آپ نے بیعت کرنے کے لئے احباب کو ہدایت فرمائی کہ ۲۰/مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچ جائیں۔ بیعت اولیٰ سے قبل لدھیانہ سے آپ شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور کے لڑکے کی شادی میں شرکت کے لئے ہوشیار پور بھی تشریف لے گئے۔ ۱۸۸۶ء میں آپ نے تاریخی سفر ہوشیار پور میں شیخ مہر علی شاہ صاحب کے مکان میں چلہ فرمایا تھا۔

مخلصین کی لدھیانہ آمد

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کئی عقیدت منداس گھڑی کا انتظار کر رہے تھے کہ حضور کب ان کی بیعت لے کر انہیں اپنے حلقہ ارادت میں شامل کریں گے۔ چنانچہ حضرت صاحب کے اشتہار پہنچنے کے بعد ہندوستان کے طول و عرض سے مخلصین لدھیانہ پہنچنا شروع ہو گئے۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب جو کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے قدیم صحابہ میں سے ہیں انہیں سفر ہوشیارپور میں بھی حضرت اقدسؑ کی معیت کا شرف حاصل ہوا اور بھی کئی نشانات کے گواہ ہیں۔ ان کی روایت کے مطابق بیعت اولیٰ کا آغاز ۲۰/رجب ۱۳۰۶ھ بمطابق ۲۳/مارچ ۱۸۸۹ء صوفی احمد جان صاحب کے مکان واقع محلہ جدید میں ہوا اور وہیں رجسٹر بیعت تیار ہوا۔

حضرت منشی عبداللہ سنوریؓ صاحب کی روایت

"جب حضرت صاحب نے پہلے دن لدھیانہ میں بیعت لی تو اس وقت آپ ایک کمرہ میں بیٹھ گئے تھے اور دروازہ پر شیخ حامد علی کو مقرر کر دیا تھا اور شیخ حامد علی کو کہہ دیا تھا کہ جسے مَیں کہتا جاؤں اسے کمرہ کے اندر بلاتے جاؤ۔ چنانچہ آپ نے پہلے حضرت خلیفہ اول کو بلوایا۔ ان کے بعد میر عباس علی کو پھر میاں محمد حسین مراد آبادی خوشنویس کو اور چوتھے نمبر پر مجھ کو اور پھر ایک یا دو اور لوگوں کو نام لے کر اندر بلایا۔ پھر اس کے بعد شیخ حامد علی کو کہہ دیا کہ خود ایک ایک آدمی کو اندر داخل کرتے جاؤ۔

پہلے دن جب آپ نے بیعت لی تو وہ تاریخ ۲۰/رجب ۱۳۰۶ھ مطابق ۲۳/مارچ ۱۸۸۹ء تھی"۔ (سیرت المہدی جلد اول صفحہ ۷۷ روایت نمبر ۹۸)

بیعت کے الفاظ

حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحبؓ اپنی بیان کردہ روایت میں بیعت کے الفاظ یوں بیان کرتے ہیں:۔

"آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں۔ جن میں مَیں مبتلا تھا اور سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں سے اور نفس کی لذات پر مقدم رکھوں گا۔ اور ۱۲/جنوری کی دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا۔ اور اب بھی اپنے گزشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّی ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّی ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْهِ . اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . رَبِّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِی فَاغْفِرْلِی ذُنُوبِی فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ۔

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ ۷۷)

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کی بیعت

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلویؓ حضرت مسیح موعودؑ کے ممتاز صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ پہلے دن بیعت کرنے والوں میں شامل تھے۔ وہ بیعت کا حال ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"کاغذ پر جب اشتہار حضور نے جاری کیا تو میرے پاس بھی چھ سات اشتہار حضور نے بھیجے۔ منشی اروڑا صاحب فوراً لدھیانہ کو روانہ ہوگئے۔ دوسرے دن محمد خان صاحب اور مَیں گئے اور بیعت کر لی۔ منشی عبدالرحمٰن صاحب تیسرے دن پہنچے کیونکہ انہوں نے استخارہ کیا اور آواز آئی "عبدالرحمٰن آجا"۔ ہم سے پہلے اس دن آٹھ نو کس بیعت کر چکے تھے۔ بیعت حضور اکیلے اکیلے کو بٹھا کر لیتے تھے۔ اشتہار پہنچنے سے دوسرے دن چل کر تیسری صبح ہم نے بیعت کی۔ پہلے منشی اروڑا صاحب نے کی، پھر مَیں نے۔ مَیں جب بیعت کرنے لگا تو حضور نے فرمایا کہ آپ کے رفیق کہاں ہیں؟ مَیں نے عرض کی کہ منشی اروڑا صاحب نے تو بیعت کر لی ہے اور محمد خان صاحب نہا رہے ہیں کہ نہا کر بیعت کریں۔ چنانچہ محمد خان صاحب نے بیعت کر لی۔ اس کے ایک دن بعد منشی عبدالرحمٰن صاحب نے بیعت کی۔...... مَیں پندرہ بیس روز لدھیانہ ٹھہرا رہا۔ اور بہت سے لوگ بیعت کرتے رہے۔ حضور تنہائی میں بیعت لیتے تھے اور کواڑ بھی قدرے بند ہوتے تھے۔ بیعت کرتے وقت جسم پر ایک لرزہ اور رقت طاری ہو جاتی تھی اور دعا بعد بیعت بہت لمبی فرماتے تھے"۔

(ریویو آف ریلیجنز اردو جنوری ۱۹۴۲ء صفحہ ۱۳)

رجسٹر بیعت

حضرت میر عنایت علی صاحب لدھیانوی جنہوں نے پہلے دن بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ:

"جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت صاحب کو بیعت لینے کا حکم آیا تو سب سے پہلی دفعہ لدھیانہ میں بیعت ہوئی۔ ایک رجسٹر بیعت کنندگان تیار کیا گیا جس کی پیشانی پر لکھا گیا:

"بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ وطہارت"

اور نام مع ولدیت و سکونت لکھے جاتے تھے۔ اول نمبر پر حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ بیعت میں داخل ہوئے۔ دوئم میر عباس علی صاحب۔ ان کے بعد شاید خاکسار ہی سوئم نمبر پر جاتا لیکن میر عباس علی صاحب نے مجھ کو قاضی خواجہ علی صاحب کے بلانے کے لئے بھیج دیا کہ ان کو بلا لاؤ۔ غرض ہمارے دونوں کے آتے آتے سات آدمی بیعت میں داخل ہوگئے۔ ان کے بعد آٹھ نمبر پر قاضی صاحب بیعت میں داخل ہوئے اور نمبر نو پر خاکسار داخل ہوا۔ پھر حضرت صاحب نے فرمایا کہ شاہ صاحب اور کسی بیعت کرنے والے کو اندر بھیج دیں۔ چنانچہ مَیں نے چوہدری رستم علی صاحب کو اندر داخل کر دیا۔ اور دسویں نمبر پر وہ بیعت ہوگئے۔ اس طرح ایک ایک آدمی باری باری بیعت کے لئے اندر جاتا تھا اور دروازہ بند کر دیا جاتا تھا"۔

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا اس روایت کے بعد ذاتی نوٹ یہ ہے کہ بیعت اولیٰ میں بیعت کرنے والوں کی ترتیب کے متعلق روایات میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے جو یا تو کسی راوی کے نسیان کی وجہ سے ہے اور ، یا یہ بات ہے کہ جس نے جو حصہ دیکھا اس کے متعلق بات کر دی ہے)

(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ ۱۰۔۱۱)

حضرت رحیم بخش صاحب سنوریؓ کی بیعت

"سنور کے لوگ پہلے ہی تیار بیٹھے تھے۔ صرف میرا انتظار تھا۔ میرے آتے ہی ہم سب روانہ ہوگئے اور لدھیانہ پہنچ گئے۔ رات ہم نے نواب صاحب کی سرائے میں بسر کی اور صبح کو حضرت اقدس کی تلاش میں روانہ ہوئے۔ ہم لوگوں سے پوچھتے تھے کہ یہاں کوئی پنجابی ولی آیا ہے۔ مگر کوئی ہمیں ٹھیک پتہ نہ دیتا تھا۔ آخر بڑی مشکل سے پتہ چلا کہ منشی احمد جان صاحب کے گھر ایک پنجابی آیا ہوا ہے۔ ہم پوچھتے پوچھتے وہاں پہنچے اور اطلاع کرائی۔ اندر سے حکم ہوا "بیٹھ جاؤ"۔ اس پر ہم سب حویلی کے سامنے باہر کی طرف بیٹھ گئے۔ حویلی کے سامنے کچا مکان تھا۔ حضور اس میں تشریف لائے اور ایک گوشے میں بیٹھ گئے اور بیعت ہونے لگی۔ بیعت کا طریق یہ تھا کہ ایک آدمی اندر جاتا اور بیعت کرتا تھا۔ دروازے پر حامد علی صاحب کھڑے تھے جو کہ آواز دیتے تھے۔ آخر ہوتے ہوتے میرا نمبر بھی آگیا۔ مَیں اندر گیا اور مَیں نے سلام کیا اور حضور نے فرمایا "کیا نام"۔ مَیں نے عرض کیا حضور رحیم بخش۔ فرمایا "سنوری"۔ مَیں نے کہا جی حضور۔ حضور کے پاس ایک کاپی تھی جس پر حضور اپنی قلم سے بیعت کرنے والوں کے نام نمبروار درج فرماتے تھے۔ مَیں نے اپنا نمبر دیکھا تو میرا نمبر ستائیسواں تھا"۔ (اخبار الحکم ۲۸/مارچ ۱۹۳۵ء)

بیعت کے بعد کھانا

حضرت میاں رحیم بخش صاحب سنوریؓ مزید بیان کرتے ہیں کہ:

"بیعت کے بعد کھانا تیار ہوا۔ تو حضور نے فرمایا اس مکان میں کھلاؤ کیونکہ وہ مکان لمبا تھا۔ غرض دسترخوان بچھ گیا اور سب دوستوں کو وہیں کھانا کھلایا گیا۔ کھانے کے وقت ایسا اتفاق ہوا کہ میں حضور کے ساتھ ایک پہلو پر جا بیٹھا۔ حضور اپنے برتن میں سے کھانا نکال کر میرے برتن میں ڈالتے جاتے تھے اور مَیں کھانا کھاتا جاتا تھا۔ گاہے حضور بھی کوئی لقمہ نوش فرماتے تھے۔ کھانے کے بعد نماز کی تیاری ہوئی۔ نماز میں بھی ایسا اتفاق پیش آیا کہ مَیں حضور کے ایک پہلو میں حضور کے ساتھ کھڑا ہوا۔ اب مجھے یاد نہیں رہا کہ اس وقت امام کون تھا۔

باقی صفحہ نمبر ۷ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: جماعت احمدیہ میں نظام شوریٰ
از صفحہ نمبر ۴

متفرق ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر ۱۹۲۶ء میں بعض متفرق ہدایات دیں۔

(۱)

"ہمارا اساسِ عمل یہ ہے کہ تمام کاموں کا ذمہ دار خلیفہ ہوتا ہے۔ وہ آگے چند لوگوں کے سپرد کام کرتا ہے جسے نظارت کہنا چاہئے۔ اب اس کا نام صدرا نجمن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مجلس شوریٰ خلیفہ کا پرائیویٹ سیکرٹری طلب کرتا ہے۔ صدرا نجمن چونکہ خود کاموں کے متعلق جواب دہ ہے اس لئے یہ مناسب نہیں سمجھا گیا کہ وہ اس مجلس مشاورت کو طلب کرے"۔

(۲)

"چونکہ شریعت اسلامیہ نے تسلیم کیا ہے کہ خلیفہ تمام کاموں کا ذمہ دار ہے اس لئے مجلس مشاورت میں وہ امور ہوتے ہیں جن کو خلیفہ اس سال ضروری سمجھتا ہے"۔

(۳)

"جو سوال آتے ہیں ان میں ضروری اور اہم منتخب کر لئے جاتے ہیں۔ یہ انتخاب خلیفہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس میں کسی نظارت کا تعلق نہیں ہوتا"۔

(۴)

"چونکہ دوستوں کو ابھی تجربہ نہیں اس لئے بعض سوال ایسے لکھ دیتے ہیں جس کا تعلق صرف ناظروں سے ہوتا ہے، مجلس شوریٰ سے نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ ناظروں کے پاس بھیج دئے جاتے ہیں اور جو مجلس سے تعلق رکھتے ہیں ان کو مجلس کے لئے رکھ دیا جاتا ہے"۔

(۵)

"اگر اساس کے متعلق کسی کے دل میں کوئی تجویز پیدا ہو تو اسے خلیفہ کے سامنے پیش کرنا چاہئے۔ خلیفہ اگر اسے اساس کے متعلق سمجھے گا اور اس کے متعلق مشورہ کی ضرورت ہوگی تو شوریٰ میں پیش کر دی جائے گی اور اگر ناظروں سے متعلق ہوگی تو انہیں ہدایت دے دی جائے گی"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۶ء۔ مندرجہ احمدیہ گزٹ قادیان۔ مورخہ ۲۶/فروری ۱۹۲۷ء صفحہ ۱۸)

(۶)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا:

"یہ ساری بحثیں کہ عورت کا حق ہے کہ یا نہیں یہ ساری باتیں لغو ہیں۔ نہ مرد کا حق ہے نہ عورت کا حق ہے بلکہ خلیفۂ وقت کا فرض ہے کہ وہ مشورہ طلب کرے۔ کن حالات میں اور کس طرح طلب کرے؟ سنت نبوی ﷺ سے ثابت ہے کہ مختلف حالات میں مختلف طریق پر مشورے طلب کئے جاتے رہے"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۸۳ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۴۷)

(۷)

"ایک دفعہ جو تجویز خلیفۃ المسیح کی طرف سے رڈ کر دی جائے وہ آئندہ تین سال تک مجلس شوریٰ میں پھر پیش نہیں ہو سکتی"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۸۳ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۱۵۷)

(۸)

"نئی نظارت کے قیام سے متعلق یا ناظر مقرر کرنے سے متعلق فیصلہ کرنا خلیفۂ وقت کا کام ہے۔ اس بارہ میں مشورہ نیچے سے از خود نہیں چلتا بلکہ خلیفۂ وقت جب بھی ضرورت سمجھیں از خود کسی کو مشورہ کے لئے کہیں تو وہ مشورہ دیتا ہے ورنہ خود بخود مشورہ نہیں دیا جاتا"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۸۳ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۱۰۷)

(۹)

"ایک ممبر نے دوسرے ممبر کو آکر اظہار خیال کی دعوت دی۔ اس پر حضور (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ) نے فرمایا: "انہیں آپ نے نہیں بلانا یہ میرا کام ہے"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۸۳ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۲۶۵)

(۱۰)

"خلیفۂ وقت حسب حالات جتنی مستورات کو جس شکل میں نمائندہ کے طور پر بلانا چاہے وہ بلاتا رہے گا اور اس کے لئے کسی قاعدہ کی ضرورت نہیں ہے"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۸۳ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۷۸)

(۱۱)

ایک زائر تصویریں لے رہے تھے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا:

"میں نے تو کسی کو اجازت نہیں دی۔ میری طرف سے تو صرف زائر کے طور پر آپ کو شامل ہونے کی اجازت تھی۔ تصویریں کھینچنے کیلئے تو میں نے آپ کو اجازت نہیں دی تھی۔ میرے علم میں تو نہیں کہ کبھی شوریٰ میں تصاویر لی گئی ہوں۔ ویسے بھی Disturbance ہوتی ہے"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۸۳ء غیر مطبوعہ صفحہ ۱۸۳)

(۱۲)

"مجلس مشاورت کے دوران ہاتھ اٹھانے والے دو قسم کے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ ایک تو ہاتھ اٹھا کر انتظار کرتے ہیں کہ اجازت ہو تو پھر ہم باہر جائیں اور دوسرے وہ دوست ہیں جو ہاتھ اٹھاتے ہی چل پڑتے ہیں کہ اجازت ہو یا نہ ہو ہم نے تو جانا ہی ہے۔ اس لئے اجازت سے ایک گونہ مذاق ہے...... ہاتھ کھڑا کیا کریں اور اگر کوئی یہاں سے نہ بھی دیکھ رہا ہو یعنی میں نہ دیکھ سکوں اور نہ میرے بزرگ ساتھی جو بیٹھے ہوں تو اگر کارکنان میں سے کسی کی نظر پڑے تو وہ یہاں آکر توجہ دلا دیا کریں"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۸۳ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۱۰۰)

(۱۳)

"شوریٰ میں اس قسم کے سوال ہونے چاہئیں کہ پچھلے سال جو امور پاس ہوئے تھے ان کے متعلق ناظروں نے کیا کاروائی کی"۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بحوالہ رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۸۳ء صفحہ ۱۵۷)

(۱۴)

"یہ مجلس مشاورت ہے اس لحاظ سے اس میں وہ مسائل نہیں آنے چاہئیں جو انتظام کی تفصیلات سے تعلق رکھتے ہیں"۔

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بحوالہ رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۵ء صفحہ ۱۹)

(۱۵)

"میرے نزدیک ہر آدمی کا حق ہے کہ سلسلہ کے کاموں میں دخل دے مگر کسی کا بھی یہ حق نہیں کہ بے موقع اور ایسے رنگ میں کہ بھائی بھائی کے مقابلہ میں اور قوم قوم کے مقابلہ میں کھڑی ہو جائے دخل دے۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ اگر وہ ایماندار ہے تو نادانی سے کرتا ہے ورنہ وہ جماعت کا دشمن اور تباہی کی کوشش کرنے والا ہے"۔

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بحوالہ رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۵ء صفحہ ۱۹)

(۱۶)

"اگر کسی کو کوئی نقص اور خرابی معلوم ہو تو اس کی اصلاح کا یہ طریق نہیں ہے کہ مجلس شوریٰ میں سوالات کئے جائیں بلکہ یہ ہے کہ اسے میرے سامنے پیش کیا جائے"۔

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بحوالہ رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۵ء صفحہ ۲۰)

(۱۷)

"جماعت خلیفہ کے ماتحت ہے اور آخری اتھارٹی جسے خدا نے مقرر کیا ہے اور جس کی آواز آخری آواز ہے وہ خلیفہ کی آواز ہے۔ کسی انجمن، کسی شوریٰ یا کسی مجلس کی نہیں ہے"۔

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بحوالہ رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۵ء صفحہ ۲۹۔۳۰)

(۱۸)

"سوال کرنے والوں کی نگرانی کے ساتھ ساتھ ناظروں کے جوابات کا محاسبہ بھی جاری رہتا ہے کہ یہ قول سدید اور واقعات کے عین مطابق ہے یا نہیں"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۲۹۔۳۰)

(۱۹)

"یہ پارلیمنٹ نہیں ہے کہ اس میں ایک فریق کو دوسرے کے خلاف ابھارنا ہے بلکہ یہ مجلس مشاورت ہے"۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بحوالہ رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۳ء صفحہ ۲۱)

(۲۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

"میں نے مشورہ کے لئے آپ کو بلایا ہے۔ یہاں آ کے مجھے مشورہ دیں اور کسی بات پر یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ فلاں نے یہ کہا ہے اور یہ غلط ہے۔ آپ اپنی بات بتائیں"۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۸۲ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ۱۸)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

اعلان برائے سٹاف

جیسا کہ احباب کرام کو یہ علم ہے کہ انگلستان میں جامعہ احمدیہ کے قیام کی تیاریاں ہو رہی ہیں جہاں کلاسز کا باقاعدہ آغاز ستمبر ۲۰۰۵ء میں ہو جائیگا انشاء اللہ العزیز۔ انتظامی اور تدریسی ضرورتوں کے لئے ہمیں مخلص، فدائی اور بے لوث کارکنان اور سٹاف کی ضرورت ہوگی۔ جو دوست خدمت دین کے اس اہم موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیں اپنے کوائف: نام، پتہ، فون، تاریخ پیدائش اور تعلیم و تجربہ سے مقامی صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ اطلاع دیں۔ یہ اطلاع بھی ضرور دیں کہ آیا آپ کے پاس لندن میں قیام کے لئے ذاتی انتظام اور سہولت ہے یا نہیں؟ مشاہرہ کا فیصلہ انٹرویو کے بعد کیا جائے گا۔

ہمیں کارکنان اور سٹاف کیلئے بتدریج ضرورت ہوگی مثلاً پرنسپل کے دفتر کیلئے فوری طور پر ایک مستعد سیکرٹری کی ضرورت ہے جو انفارمیشن ٹیکنالوجی کا پورا تجربہ رکھتے ہوں۔ کمپیوٹر پر فائلوں اور دیگر اکاؤنٹس کا حساب تیار کر سکتے ہوں۔ ایسے دوست بلا تاخیر خاکسار سے فون نمبر 0208-843 2053 پر رابطہ کریں۔

ستمبر ۲۰۰۲ء سے فل ٹائم لائبریرین کی ضرورت ہوگی۔ اس کے لئے یو کے کے تجربہ کار ڈپلومہ ہولڈر لائبریرین کو ترجیح دی جائے گی۔ جولائی ۲۰۰۳ء سے حسب ذیل سٹاف اور کارکنان کی ضرورت ہوگی:-

تدریسی سٹاف:- اردو، عربی، انگریزی اور قرآن کریم پڑھانے کیلئے۔ (قرآن کریم کا لفظی ترجمہ انگریزی زبان میں پڑھانا ہوگا)۔

کارکنان:- اکاؤنٹنٹ، ہوسٹل سپرنٹنڈنٹ، باورچی، معاون کچن، سیکورٹی گارڈ، کلینرز اور پی۔ اے۔ آئی۔

جولائی ۲۰۰۵ء سے درج ذیل تدریسی سٹاف کی ضرورت ہوگی:-

لیکچررز برائے حدیث، فقہ، کلام، موازنہ مذاہب، تاریخ و سیرت اور تصوف۔ نیز ایک IT & Language Lab Instructor کی بھی ضرورت ہوگی۔

ضروری نوٹ:- تدریس انگریزی زبان میں کرنا ہوگی۔ اپنی درخواست کے ہمراہ اپنی تعلیمی اسناد کی نقل بھجوائی جائے۔ درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱/مارچ ۲۰۰۱ء ہے۔

لئیق احمد طاہر پرنسپل انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ لندن
16 Gressenhall Road, London Sw18 5QL

نوٹ:- احباب کو دعوت دی جاتی ہے کہ انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ کے لئے بامعنی، خوبصورت مونوگرام ڈیزائن کر کے بھجوائیں۔ بہترین مونوگرام پر یکصد پاؤنڈ انعام دیا جائے گا۔ یہ ڈیزائن مذکورہ بالا پتہ پر ہی بھجوائے جائیں۔

ذکر حبیبؑ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کی مجسّم قدرت

(محمد اعظم اکسیر)

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
پھر دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

گزشتہ صدی کے وسط میں ہندوستان کے صوبہ مشرقی پنجاب کی نہایت معمولی گمنام بستی قادیان سے ایک آواز بلند ہوئی۔ یہ آواز جس انسان کی زبان سے نکلی وہ خدا کی مجسم قدرت تھا۔ اسی مقدس انسان کا ذکرِ خیر آج میرا مقصود ہے۔

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مارچ ۱۸۸۲ء میں ماموریت کا الہام ہوا۔ آپؑ نے ایک اشتہار کے ذریعے ہندوستان اور دنیا کے دیگر ممالک کو مخاطب کر کے اپنی ماموریت سے آگاہ فرمایا۔

آپؑ کا مامور ہونا ہستی باری تعالیٰ کی طرف تمام انسانیت کو کھینچ لانے کی غرض سے تھا۔ اس غرض کے لئے خدائے قادر نے آپؑ کو خارق عادت نشانات و معجزات سے نوازا۔ آپؑ فرماتے ہیں:

”میری تائید میں اس نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ ...... اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ اور اگر کوئی میری قسم کا اعتبار نہ کرے تو میں اس کو ثبوت دے سکتا ہوں“۔

(حقیقۃ الوحی ،روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۱،۷۲)

قادیان کا گمنام بستی سے مرجع خلائق بن جانا اپنی ذات میں ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۸۹۵ء میں قادیان پہنچنے کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”سیالکوٹ سے لاہور پھر امرتسر سے ہو کر ٹرین کے ذریعہ بٹالہ پہنچا۔ جمعہ کا دن تھا، پروگرام کے مطابق نماز جمعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور پہنچ کر پڑھنے کا ارادہ تھا۔ تصور یہ تھا کہ بٹالہ سٹیشن سے سواری مل جائے گی اور آرام سے قادیان! مگر ہوا کیا۔ سٹیشن پر یکہ بان، ریڑو اور گڈ والے جگہ جگہ کا نام پکار رہے تھے مگر پوچھنے پر بھی کوئی قادیان کا نام نہ لیتا تھا۔ بعض لوگ کہتے 'کادیں' تو ہے مگر قادیان نام کی ادھر کوئی جگہ نہیں۔ دن کے بارہ بج گئے اور مَیں سٹیشن، منڈی اور کچہری کے علاقے میں تلاش کرتا رہا مگر کوئی نہ ملا جو قادیان کا پتہ دیتا۔ تھک کر واپسی کا ارادہ کر لیا۔ تب اچانک ایک شخص نے آکر پوچھا کہ آپ نے مرزا صاحب والی قادیان جانا ہے؟ مَیں وہاں کا رہنے والا ہوں۔ اصل نام قادیان ہی ہے مگر گنوار لوگ 'کادیں'، 'کادیں' کہہ دیتے ہیں۔ وہ شخص تانگے والا تھا۔ مَیں تانگہ میں سوار ہو گیا۔ دوسری سواری کوئی نہیں تھی۔ وہ گھوڑے کے لئے چارہ لانے کا کہہ کر گیا اور ایک گھنٹہ کے بعد سواری تلاش کر لایا، پھر ہم چل پڑے۔ جب مسجد اقصیٰ کے گنبد نظر آنے لگے تو کوچوان نے بتایا کہ وہ قادیان ہے اور یہ گنبد مرزا صاحب کی مسجد کے ہیں“۔ (اصحاب احمد)

یہ تھا قادیان جہاں جائداد بے قیمت، سکول چھوٹا پرائمری جس کے استاد کو دو چار روپے الاؤنس کے بدلے ڈاک کا انتظام بھی دیا ہوا تھا۔ آبادی میں کم لوگ تعلیم یافتہ تھے۔ خط پڑھانے کے لئے کوئی نہ ملتا۔ ذرائع رسل و رسائل اور نقل و حمل، ٹیلیگرام، ٹیلیفون ، پریس وغیرہ کا نام و نشان نہ تھا۔ پہلی نماز جمعہ ہوئی تو حضور کے علاوہ صرف دو افراد شامل تھے۔ چالیس افراد کی بیعت سے جماعت کا آغاز ہوا۔ پہلے جلسہ سالانہ میں ۷۵ پروانے شامل تھے۔ جب پہلا بجٹ تیار ہوا تو کُل مقدار قریباً ۸۴۰ روپے سالانہ تھی جس میں ۹۳ چندہ دہندگان شامل ہوئے۔ لیکن وقت آگیا تھا کہ خدا خود لوگوں کو کھینچ لاتا چنانچہ ایک خدا رسیدہ بزرگ حضرت میاں گلاب شاہؒ نے خدا سے علم پاکر کہا کہ عیسیٰ پیدا ہو گیا ہے اور قادیان میں ہے۔ صاحب کشف والہام بزرگ مولوی عبداللہ غزنوی صاحب نے خدا کا نور قادیان میں نازل ہوتے دیکھا۔

علاقہ ہزارہ کے بزرگ حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب کو رؤیا میں یہ بستی دکھائی گئی اور عجیب بات یہ کہ رؤیا میں ایک مقام پر ریلوے سٹیشن بھی تھا۔ جب حضرت شاہ صاحب قادیان آئے تو سب گلی کوچے عین رؤیا کے مطابق تھے مگر سٹیشن نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ البتہ ایک عرصہ بعد جب قادیان میں ریل آئی تو سٹیشن عین اسی جگہ بنا جہاں رؤیا میں آپؓ نے دیکھا تھا۔

ماموریت اور الہامات پر یقین

خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی بشارات پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کامل یقین تھا۔ گورداسپور میں مولوی کرم دین آف بھیں والا مقدمہ چل رہا تھا۔ مجسٹریٹ چندو لعل ہندو تھا۔ بات مشہور ہو گئی کہ یہ اپنے لیڈر پنڈت لیکھرام کے قتل کا بدلہ حضورؑ کے خلاف فیصلہ دے کر لینا چاہتا ہے۔ بھری عدالت میں حضورؑ سے سوال کیا:

”کیا آپ کو یہ الہام ہوا ہے اِنِّی مُهِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ۔ یعنی جو آپ کی توہین کرنا چاہے خدا اس کو ذلیل و رسوا کر دے گا؟“

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے یقین اور وقار کے ساتھ فرمایا:

”ہاں یہ میرا الہام ہے اور خدا کا کلام ہے اور خدا کا مجھ سے یہی وعدہ ہے کہ جو شخص مجھے ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا وہ خود ذلیل کیا جائے گا“۔

مجسٹریٹ کہنے لگا:

”اگر مَیں آپ کی ہتک کروں تو پھر؟“۔

آپ نے بلا تامل فرمایا: ”خواہ کوئی کرے وہ خود ذلیل کیا جائے گا“۔

مجسٹریٹ نے آپؑ کو مرعوب کرنے کے لئے دو تین دفعہ یہی سوال دہرایا اور حضور نے ہر دفعہ جلالی انداز میں یہی جواب دیا کہ ”خواہ کوئی کرے“۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یقین کی ایک بنیاد خدائے قادر کی طرف سے آپؑ کی حفاظت ہے۔

ایک دفعہ علم توجہ یعنی ہپنوٹزم کا ایک ماہر کسی برات کے ساتھ قادیان آیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ قادیان آئے ہیں، چلو مرزا صاحب سے بھی مل لیتے ہیں۔ دراصل اس نے ارادہ کیا اور ساتھیوں کو بتا بھی دیا کہ وہ اپنے فن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اثر ڈالے گا اور بھری مجلس میں حضورؑ سے کوئی نازیبا حرکت سرزد کرائے گا۔ چنانچہ بتائے بغیر وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں جا بیٹھا اور اپنا عمل شروع کر دیا جبکہ حضورؑ پوری دلجمعی اور سکون سے اپنی گفتگو میں مصروف تھے۔ اچانک اس شخص کے بدن پر کچھ لرزہ آیا۔ منہ سے خوف کی آواز بھی نکلی لیکن سنبھل گیا اور پھر زیادہ زور سے توجہ ڈالنا شروع کر دی لیکن چند لمحات گزرے تھے کہ اس نے ایک چیخ ماری اور بے تحاشا مسجد سے بھاگتا ہوا نیچے اتر گیا۔ اس کے ساتھی اور بعض دوسرے لوگ بھی پیچھے گئے اور اس کو پکڑ کر سنبھالا۔ جب اس کے ہوش ٹھکانے آئے تو بتانے لگا کہ مَیں نے ان پر توجہ ڈالی تو مَیں نے دیکھا کہ ایک شیر کھڑا ہے۔ مَیں اسے وہم قرار دے کر سنبھل گیا اور پھر دوبارہ توجہ ڈالنا شروع کی۔ اس پر مَیں نے دیکھا کہ وہ شیر میری طرف بڑھ رہا ہے جس سے میرا بدن لرز گیا مگر مَیں نے پھر اپنے آپ کو سنبھالا اور اپنی ساری طاقت اور حواس مجتمع کر کے پورا زور لگا کر مرزا صاحب پر توجہ ڈالی۔ اس وقت مَیں نے دیکھا کہ وہ شیر خوفناک صورت میں مجھ پر اس طرح حملہ آور ہوا ہے کہ گویا مجھے ختم کرنا چاہتا ہے جس پر میرے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور مَیں مسجد سے بھاگ اٹھا۔

(سیرت المہدی روایت نمبر ۷۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سچ فرمایا۔

سر سے لے کر پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

صحبت صادقین اور حضور کی جذب و تاثیر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ پسند فرماتے بلکہ پرزور تاکید کرتے کہ مخلصین کثرت کے ساتھ آپ کی مجلس و صحبت میں آئیں تاکہ خدا کی طرف سے ملنے والی تاثیر قدسی سے فیض پائیں۔ اس تاثیر قدسی کا حال حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی زبانی سنئے۔ آپ حضورؑ کے نام اپنے مکتوب میں لکھتے ہیں:

”جب تک حضور کی خدمت میں حاضری کا شرف رہا کچھ خبر نہ تھی کہ دنیا کہاں بستی ہے اور دنیا کے فکر و غم کیسے ہوتے ہیں۔ خدا جانتا ہے کہ حضور کی خدمت میں حاضر رہنے سے میری ایسی حالت تھی کہ اگر خوش قسمتی سے میری موت ان ایام میں ہو جاتی تو میں خدا کی طرف ایسا پاک اور صاف ہو کر جاتا جیسا کہ حضور اور رسول مقبول ﷺ اور جناب باری کا منشاء ہے“۔

(بحوالہ ماہنامہ انصاراللہ اپریل ۱۹۹۵ء صفحہ ۲۳)

آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیں یہ سہولت حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جانشین خلیفۂ وقت کی مجلس میں براہ راست نہیں تو ایم ٹی اے کے ذریعے کثرت کے ساتھ صحبت صادقین کی برکتیں حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ جسے خدا مقرر فرماتا ہے اور اس سے وابستگی میں ہر طرح کی خیر و برکت رکھ دیتا ہے۔

قرآن کریم سے لگاؤ اور علمی معجزات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سچے عاشق قرآن تھے۔ آپ نے اپنی تمام کتابوں، تحریرات، ارشادات اور خطابات کی بنیاد ہمیشہ قرآن مجید پر رکھی۔ ایک شعر بہت مشہور ہے

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

خداداد علم اور اپنے تجربہ کی رو سے آپ نے فرمایا: ”جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے“۔

خدا نے آپ کو آسمانی عزت اس طرح بخشی کہ آپؑ کو اعجاز قرآنی کی ظلیت میں علمی معجزات عطا فرمائے۔

براہین احمدیہ ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ صداقت اسلام پر ایک بے مثال و بے نظیر کتاب میں تین صد دلائل کا ذکر کرتے ہوئے مذاہب عالم کو آپؑ نے چیلنج فرمایا کہ اگر کسی مذہب کا کوئی سکالر ان دلائل کے مقابلے میں اپنے مذہب کی صداقت پر دلائل پیش کرے تو اسے دس ہزار روپے انعام ملے گا۔ یاد رہے کہ دس ہزار روپے اس زمانے میں ایک خطیر رقم تھی مگر آج تک کوئی اس چیلنج کو قبول نہیں کر سکا بلکہ مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر 'اشاعۃ السنۃ' نے اس کتاب کو چودہ صدیوں کی بے نظیر کتاب قرار دیا۔ ایڈیٹر 'زمیندار' مولوی ظفر علی خان

صاحب کے والد مولوی سراج الدین صاحب نے تائیدِ اسلام میں اسے دیرینہ آرزو کا پورا ہونا کہا۔ صوبہ سرحد کے افسر تعلیمات حضرت مرزا محمد اسماعیل صاحب قندھاری نے فرمایا:
"اس کے ہر صفحہ سے نبیوں کی خوشبو آتی ہے"۔

۱۸۹۶ء میں ایک اور عظیم الشان علمی نشان ظاہر ہوا۔ پاکستان کے شہر لاہور میں مذاہب عالم کانفرنس ہوئی جس کے منتظمین نے پانچ سوالات مرتب کرکے دعوت دی تھی کہ ہر مذہب والا اپنی کتاب کی روشنی میں اپنے مذہب کی سچائی میں ان سوالات کا جواب دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس تقریب کے لئے ایک مضمون تحریر فرمایا۔ اس مضمون کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہامات کی بنا پر اشتہارات کے ذریعہ قبل از وقت اعلان کر دیا گیا کہ "آپ کا مضمون معجزانہ طور پر سب مضامین پر غالب رہے گا"۔ چنانچہ عملاً ایسا ہی ہوا۔ کانفرنس میں پڑھا گیا صرف یہی مضمون ہے جو آج دنیا کی مختلف زبانوں میں شائع ہو رہا ہے اور "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے مشہور ہے۔

اس دور کے ایک انتہائی مشہور عالم دین نے اشتہار پڑھا تو کانفرنس میں پہنچ کر مضمون سننے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ ان کے جوڑوں میں تکلیف تھی خصوصاً گھٹنوں کے درد سے کھڑے نہیں ہو سکتے تھے۔ دو آدمیوں کے سہارے جلسہ میں پہنچے اور ایک عجیب معیار اپنے دل میں سوچا۔ خدا سے دعا کی کہ مولیٰ! اگر یہ اعلان تیری طرف سے دیئے گئے علم کی بنا پر ہے تو تُو مجھے اس مضمون کا یہ نشان دکھا کہ جب سن چکوں تو میرے گھٹنے ٹھیک ہو جائیں اور تاریخ گواہ ہے کہ یہ حیرت انگیز نشان پورا ہوا۔ مضمون مکمل ہونے پر عالم دین خود کو تکلیف سے پاک اور توانا سمجھ کر اٹھا اور چل پڑا اور ایک طویل عمر اس تکلیف کے بغیر حاصل کی۔ یہ عالم دین ہمیشہ کے لئے حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے تاریخ کا حصہ بن چکا ہے۔

معجزہ کے رنگ میں یہ زندہ تحریریں بلاشبہ صرف اسی قلم سے نکل سکتی ہیں جو خدا کی مجسم قدرت کے دستِ مبارک میں چل رہا ہو۔ کیا ہی خوش نصیب وہ احمدی ہیں جو ان روحانی خزائن کے پڑھنے پڑھانے میں کوشاں رہتے ہیں۔

قبولیت دعا کا حیرت انگیز سلسلہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے جس عظیم الشان مشن کے لئے چنا اس کا آغاز براہین احمدیہ کی تصنیف سے ہوا۔ شروع میں خدا کی طرف سے از غیب سامان ہوتا رہا۔ ایک مرحلہ پر خدا کے حضور دعا میں سجدہ ریز ہونے پر الہام ہوا۔ "هُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ. تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا"۔ یعنی کھجور کے تنہ کو ہلا تو تیرے پاس تازہ بتازہ کھجوریں گریں گی۔

اس الہام میں اشارہ تھا کہ حسن ظن رکھنے والوں کو اس کام میں شامل کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے نظر دوڑائی اور حسن ظن رکھنے والے ایک دوست ریاست پٹیالہ کے وزیر اعظم خلیفہ سید محمد حسن صاحب کو تحریک فرمائی۔ انہوں نے بلا توقف اڑھائی صد روپے منی آرڈر کر دیا۔ پھر اڑھائی صد مزید بھیج دیئے۔ یوں درپیش مرحلہ آسان ہو گیا اور کتاب چھپ گئی اور خدا کی طرف سے تفویض کردہ مشن میں مخلصین کی شمولیت ہونے لگی۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۵۰)

پھر دیکھئے خدا کی آواز پر لبیک کہنے والوں کی آسمان سے مدد کیسے ہوتی ہے۔ وہی پٹیالہ کے وزیر اعظم خلیفہ سید محمد حسن صاحب کسی اضطراب اور مشکل کا شکار ہو کر حضورؑ کی خدمت میں دعا کا خط لکھتے ہیں اور جب حضورؑ ان کے لئے محوِ دعا ہوئے تو منجانب اللہ الہام ہوتا ہے:

"چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۹۳،۲۹۴)

آسمانی نظام کے مخالفین کے لئے قبولیت دعا کا نشان مکذبین کی ہلاکت ہے۔ چنانچہ مشہور آریہ لیڈر پنڈت لیکھرام پشاوری جو خم ٹھونک کر میدان میں اترا۔ آنحضرت ﷺ کی شان مبارک میں بہت زبان درازی اور گستاخی کی۔ آریہ قوم کے اس عظیم لیڈر کو حضور نے بہت سمجھایا اور روکا مگر وہ بے باک ہوتا گیا۔ مباہلے کا چیلنج قبول کیا اور جھوٹا ہونے کی صورت میں موت کا طلبگار ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی۔ آپ کی تحریرات و اشعار کے علاوہ خدا تعالیٰ نے متعدد الہامات اور کشوف کے ذریعہ واضح فرمایا کہ یہ لیکھرام عید کے ساتھ والے دن چھٹے سال ہلاکت کو پہنچے گا اور پھر وہ ہلاکت کو پہنچ گیا جس پر حضورؑ نے فرمایا۔

چس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

امریکہ میں عیسائیوں کا ایک بہت بااثر زبردست مقرر بیماروں کو شفا دینے کا دعویدار اور ایلیا نبی ہونے کا مدعی ڈاکٹر جان الیگزانڈر ڈوئی تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے پیغام مباہلہ ملنے پر جلسہ عام میں کہا کہ یہ ہندوستانی مسیح کیا ہے؟ صرف مکھی اور مچھر جسے جب چاہوں پاؤں تلے کچل دوں۔ مگر خدا کے مسیح نے خدا سے علم پا کر اعلان کیا کہ ڈوئی عذاب الٰہی سے ہلاک اور اس کا عظیم الشان شہر صیحون برباد ہو جائے گا۔ پھر عین پیشگوئی کے مطابق ڈوئی اور اس کے شہر پر ہلاکت آئی جس پر امریکہ کے اخباروں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بڑی تصویر کے ساتھ آپؑ کی فتح مبین کا اعلان کیا۔

ہندوؤں اور عیسائیوں کی طرح مسلمانوں کے لئے بھی بہت سے نشانات ظاہر ہوئے۔ سعد اللہ لدھیانوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نازیبا اور دلآزار کلمات استعمال کرتا تھا۔ نظم اور نثر میں گالیاں دیتا تھا۔ حضور نے کمال قوت برداشت سے اس کی گالیاں اپنی تصنیف کتاب البریہ میں شائع کر دیں۔ اس نے حضورؑ کو نعوذ باللہ اَبْتَر کہا۔ اس بدنصیب کے متعلق الہام ہوا: "اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَر"۔ یعنی تو نہیں تیرا دشمن سعد اللہ لدھیانوی ابتر یعنی بے اولاد، نامراد اور خائب و خاسر رہے گا۔ آپؑ نے ہزاروں روپے کے انعامی چیلنج کے ساتھ یہ الہام اپنی کئی کتب میں درج کر کے فرمایا: "اگر اس بدفطرت کی نسبت ایسا وقوع میں نہ آیا اور وہ نامراد اور ذلیل اور رُسوانہ مرا تو سمجھو کہ مَیں خدا کی طرف سے نہیں"۔

سعد اللہ لدھیانوی کے ہاں اولاد ہوتی رہی اور مرتی رہی آخر بصد یاس و حسرت ۳؍جنوری ۱۹۰۷ء کو لدھیانہ میں خود بھی پلیگ سے مر گیا اور اب اس کا نام و نشان بھی باقی نہیں۔ مگر جسے وہ ابتر کہتا تھا اس کی ذریت و نسل خدا کے فضلوں کی منادی بن کر دنیا کے براعظموں میں پھیلی ہوئی آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شعر زبان حال سے گنگنا رہی ہے ؎

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

☆......☆......☆......☆

مسیحائی اور احیائے موتیٰ

قبولیت دعا کا جہاں ایک پہلو ہلاکت و موت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے وہاں دوسرا پہلو احیاء موتیٰ یعنی مردوں کو زندہ کرنے اور مسیحائی و شفا بخشی کے نشانوں کی صورت بھی ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے "يُنْجِي النَّاسَ مِنَ الْاَمْرَاضِ" کہ وہ لوگوں کے لئے بیماریوں سے نجات کا ذریعہ بنے گا۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سخت قسم کی خونی قولنج سے شدید بیمار ہو گئے۔ سولہ دن کی مسلسل علالت میں تین مرحلے موت و حیات میں انتہائی کشمکش کے ایسے آئے کہ نزدیکی رشتہ داروں نے آخری وقت یقین کر کے مسنون طریق پر آپ کو سورۃ یٰسین سنا دی۔ سولہویں دن قطعی ناامیدی تھی۔ سب رشتہ دار جمع تھے۔ بہت سے ادھر ادھر ہو کر پس دیوار رو رہے تھے کیونکہ موت یقینی دکھائی دے رہی تھی۔

خدا تعالیٰ نے مشکل ترین گھڑیوں میں اپنے بعض نبیوں کو خاص خاص دعا سکھائی۔ اسی سنت کے مطابق یقینی موت کے ان نازک لمحات میں خدائے قادر نے آپ کو بھی الہاماً ایک دعا سکھائی۔ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ" اور تفہیم ہوئی کہ دریا کے ریت ملے پانی سے ہاتھ گیلے کر کے سینہ و پشت اور منہ پر پھیرے جائیں۔ فوراً تعمیل ہوئی۔ پھر کیا تھا؟ جسم کے ایک ایک بال سے آگ نکل رہی تھی۔ تمام بدن میں دردناک جلن تھی اور اس حالت سے موت زیادہ بہتر معلوم دیتی تھی مگر حضور فرماتے ہیں:

"مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر دفعہ ان کلمات طیبات کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے میں محسوس کرتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے اور بجائے اس کے ٹھنڈک اور آرام پیدا ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ابھی اس پیالہ کا پانی ختم نہ ہوا تھا کہ مَیں نے دیکھا کہ بیماری بکلّی مجھے چھوڑ گئی۔ اور مَیں سولہ دن کے بعد رات کو تندرستی کے خواب میں سویا۔ جب صبح ہوئی تو مجھے الہام ہوا "وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِشِفَاءٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ"۔ یعنی اگر تمہیں اس نشان میں شک ہو جو شفا دے کر ہم نے دکھلایا ہے تو تم اس کی نظیر کوئی شفا پیش کرو۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۸،۲۰۹)

مشہور واقعہ ہے کہ حیدر آباد دکن سے ایک نوجوان عبدالکریم نام، اٹھارہ سال عمر، حصولِ تعلیم کے لئے قادیان آیا۔ ایک باؤلے کتے نے اسے کاٹا۔ اس تکلیف کی بہترین علاج گاہ کسولی سے صحت یاب ہو کر واپس آ گئے مگر کچھ دن بعد تکلیف پھر عود کر آئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر کسولی کے ماہر ڈاکٹروں سے رابطہ کیا گیا مگر وہاں سے جواب آیا "Sorry, Nothing can be done for Abdul Karim" کہ یہ مرض عود کر آئے تو اس کا کوئی علاج نہیں۔

خدا کے مسیح نے دردمند ہو کر دعا شروع کر دی اور عبدالکریم صحت یاب ہو گیا، مردہ زندہ ہو گیا۔ آج اس کے چار بیٹوں اور دو بیٹیوں سے قریباً ڈیڑھ ہزار اولاد اور پانچویں نسل دنیا میں پھیل رہی ہے۔ ان کے ایک بڑے پوتے بشارت احمد بھارت کی نمائندگی میں یہاں موجود ہیں۔

آپؑ کے صاحبزادے مبارک احمد شدید بیمار ہو گئے۔ غشی پر غشی پڑنے لگی۔ کئی عورتیں پاس بیٹھی تھیں۔ ایک عورت نے پکار کر کہا اب بس کرو کیونکہ لڑکا فوت ہو گیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قریب ہی دعا میں مصروف تھے۔ پاس آئے بیٹے کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی۔ دو تین منٹ بعد سانس آنا شروع ہو گیا اور نبض بھی محسوس ہونے لگی اور بیٹا زندہ ہو گیا۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں کہ مجھے خیال آیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا احیاء موتیٰ بھی اسی قسم کا تھا"۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۵۵)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ کے بیٹے عبدالرحیم خان شدید تپ محرقہ سے بیمار ہو گئے۔ کوئی صورت جانبری کی باقی نہ رہی۔ گویا مردہ کے حکم میں تھے۔ حضور نے بہت توجہ سے دعا کی تو فیصلہ کن وحی نازل ہوئی: "تقدیر مبرم ہے اور ہلاکت مقدر ہے"۔ اس پر حضور نے گریہ وزاری سے سخت مغموم ہو کر کہا یا الٰہی "اگر دعا کا موقع نہیں تو شفاعت کرتا ہوں"۔ اس پر خدا کی طرف سے جلالی وحی نازل ہوئی "مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ" یعنی کس کی مجال ہے کہ بغیر اذن الٰہی کے شفاعت کرے۔ اس پر حضور کا بدن کانپ اٹھا۔ آپ پر سکوت طاری تھا کہ بغیر توقف

کے الہام ہوا: "اِنَّكَ اَنْتَ الْمَجَاز" یعنی تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

تب خاص تضرع اور ابتہال سے دوبارہ دعا شروع کردی جو قبول ہوئی۔ اور اس طرح موت سے ہمکنار عبدالرحیم قبر سے باہر نکل آیا اور صحتمند ہو کر خدا کے فضل سے لمبی عمر پائی۔ (حقیقة الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۹۔۲۳۰)

احیائے موتی کے یہ زندہ واقعات گواہ ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کی مجسم قدرت تھے۔

☆......☆......☆......☆

خدا کی مجسم قدرت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں کثرت کے ساتھ ایسے واقعات رونما ہوئے جو خدا کی قدرت کا اظہار تھے۔

☆......ایک دفعہ حضور اپنے باغ میں پھر رہے تھے۔ جب آپ سنگترہ کے درخت کے پاس سے گزرے اور سنگترے کا ذکر چل پڑا تو آپ کے صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ابھی بچپنے میں تھے کہنے لگے کہ سنگترہ کو دل چاہتا ہے۔ حالانکہ سنگترہ کا موسم نہیں تھا۔ اس لئے درخت پھل سے بالکل خالی تھا۔ لیکن حضور کا دست مبارک اٹھا اور خالی شاخوں سے لگ کر واپس آیا تو اس میں ایک سنگترہ تھا، زرد رنگ کا پکا ہوا۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول)

☆......ایک دفعہ حضورؑ کسی سفر سے واپس آ رہے تھے۔ بٹالہ پہنچ کر یکہ پر سوار ہونا تھا۔ ایک ہندو جلدی سے اس طرح بیٹھ گیا جو سورج کے رخ سے دوسری جانب تھا۔ حضور کو وہاں بیٹھنا پڑا جہاں سورج کی شعاعیں سیدھی پڑ کر تکلیف کا موجب تھیں۔ خدا کی قدرت شہر سے باہر نکلے تو اچانک بادل کا ایک ٹکڑا نمودار ہو کر سورج اور حضور کے درمیان آ گیا اور قادیان پہنچنے تک آپ پر سایہ فگن رہا۔ (سیرت المہدی حصہ اول)

☆......قیام سیالکوٹ کے دوران جب حضور محلّہ جھنڈانوالہ کے ایک چوبارے میں رہتے تھے۔ ایک شب پندرہ سولہ دیگر آدمیوں سمیت حضور وہاں سوئے ہوئے تھے۔ رات کے وقت شہتیر میں ٹک ٹک کی آواز آئی۔ حضور نے آدمیوں کو جگایا کہ شہتیر خوفناک معلوم ہوتا ہے یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ ان لوگوں نے کہا کہ چھت نئی ہے کوئی خطرہ نہیں۔ کوئی چوہا وغیرہ ہوگا خوف کی بات نہیں اور یہ کہہ کر سو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر ویسی ہی آواز آئی۔ حضورؑ نے دوبارہ سب کو جگایا مگر پھر بھی انہوں نے پرواہ نہ کی۔ پھر تیسری دفعہ شہتیر کی آواز آئی اور حضور نے سختی سے سب کو اٹھایا اور فرمایا کمرے سے باہر نکل جاؤ۔ جب سب نکل گئے تو آخر میں حضورؑ خود باہر تشریف لائے اور ساتھ ہی چھت اس زور سے گری کہ دوسری چھت کو بھی ساتھ لے کر نیچے جا پڑی۔

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۲۳۶)

☆......ایک دفعہ حضرت اماں جانؓ نے گھر میں حضورؑ کے لئے خاص طور پر مرغ پلاؤ تیار کرایا اور پلاؤ اتنا ہی تھا کہ بس حضور ہی کے واسطے تیار کرایا تھا مگر اسی وقت اتفاق ہوا کہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے بیوی بچے ادھر آ گئے اور حضورؑ نے حضرت اماں جان سے فرمایا کہ ان کو بھی کھانا کھلائیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ چاول تو بہت ہی تھوڑے ہیں صرف آپ کے واسطے تیار کروائے تھے۔ حضورؑ نے فرمایا کہ چاول کہاں ہیں؟ پھر حضور نے چاولوں پر دم کر کے فرمایا کہ اب تقسیم کریں اور ایسی برکت پڑی کہ سب نے سیر ہو کر کھائے اور بعد میں حضرت مولانا نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب کو بھی بھجوائے گئے۔ اسی طرح اور کئی لوگوں کو بھی قادیان میں کھلائے۔ اور چونکہ وہ برکت والے چاول تھے اس لئے کئی لوگوں نے آ کر مانگے اور سب کو تھوڑے تھوڑے تقسیم کئے اور وہ چاول سب کے لئے کافی ہو گئے۔

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۱۴۷۔۱۴۹)

یقیناً یہی وہ برکت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستر خوان سے چلی اور ملکوں ملکوں پھیلتی چلی جا رہی ہے اور اب نظر آ رہا ہے کہ یہی برکت ہے جس سے روئے زمین کے تمام انسان فیض یاب ہوں گے اور ہر قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

☆......☆......☆......☆

سیٹی بج چکی ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دلی تمنا تھی کہ اسلام کی اکناف عالم میں بھرپور اشاعت ہو۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی تصنیف فرما رہے تھے۔ کسی شخص نے بڑے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے فرمایا کہ آپ دروازہ پر جا کر معلوم کریں کہ کون ہے؟ اور کیا پیغام لایا ہے؟۔ مفتی صاحب نے دروازہ کھولا تو دستک دینے والے نے بتایا کہ مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی کا امرتسر میں ایک مولوی کے ساتھ مناظرہ ہوا اور امروہی صاحب نے اسے شکست فاش دی ہے۔ اسے خوب رگیدا ہے اور لاجواب کر دیا ہے۔ میں یہی خوشخبری سنانے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

یہ جواب سن کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسکرائے اور فرمایا کہ جس زور سے انہوں نے دستک دی اس سے تو میں سمجھا کہ یہ خوشخبری لائے ہیں کہ سارا یورپ مسلمان ہو گیا ہے۔ اندازہ کیجئے حضور کی قلبی حالت کا آپ کس طرح کی اور کس سطح کی کامیابیاں چاہتے تھے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت میاں معراج الدین صاحبؓ لاہور کی ایک مسجد میں بیٹھے تھے۔ زمانہ احمدیت کے آغاز کا تھا جبکہ ہر طرف کفر کے فتوے زور شور سے دئے جا رہے تھے۔ مخالفت اور اشتعال انگیزی کی آگ بھڑک رہی تھی۔ دونوں بزرگؓ اظہار خیال کر رہے تھے کہ ایسے حالات میں سلسلہ کیسے چلے گا؟ اتفاق سے وہاں مسجد میں ایک مجذوب فقیر آیا اور کہنے لگا کہ آپ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ہم مرزا صاحب کی بات کر رہے ہیں کہ ان کی جماعت کیسے بنے گی۔ وہ مجذوب کہنے لگا کہ میری بات پر غور کرو۔ سرکار کی طرف سے ایک شخص کو حکم ہوا کہ آجڑی بن جاؤ یعنی بھیڑ بکریاں چراؤ۔ وہ گڈریوں کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ ہمیں آجڑی بننے کا حکم ملا ہے اس لئے ہمیں کچھ بھیڑ بکریاں دے دو۔ گڈریے بہت غصہ میں بولے کہ تجھے بھیڑ بکریاں کیسے دے دیں جب کہ تجھے کوئی تجربہ نہیں۔ نہ تو آجڑی اور نہ تیرا باپ آجڑی ہے۔ وہ بے چارہ سرکار کے پاس پہنچ گیا۔ رویا پیٹا کہ سرکار وہ لوگ مجھے بھیڑ بکریاں نہیں دیتے اور غصہ سے نکال دیا ہے۔ سرکار نے کہا کہ تم جاؤ اور جو جو بھیڑ بکری تمہیں پسند ہو اس کو ہاتھ لگاؤ اور پھر پہاڑ کے اوپر چڑھ کر سیٹی بجاؤ۔ جونہی تم سیٹی بجاؤ گے تو جن بھیڑ بکریوں کو تم نے ہاتھ لگایا تھا وہ دوڑ کر تمہارے پاس آ جائیں گی۔

مجذوب فقیر یہ بات سنا کر کہنے لگا یہی حال مرزا صاحب کا ہے۔ سیٹی بج چکی ہے۔ لوگ خود بخود دوڑ کر مرزا صاحب کے پاس آ جائیں گے۔

(الفضل یکم جنوری ۱۹۵۲ء)

آج اقوام عالم اور ہر رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے انسان فوج در فوج چار کروڑ سے زیادہ بیک وقت بیعت کر کے اعلان کر رہے ہیں کہ خلق خدا کو ایک ہاتھ پر جمع کر دینے کی سیٹی بج چکی ہے اور خدا کی تقدیر حرکت میں ہے۔

☆......☆......☆......☆

كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ

وقت آنے پر انسانیت کو زندگی کا پیغام دینے والی شخص محی کی تلاش میں فرشتے ایک جماعت کی صورت میں نکلے اور قادیان کے اوپر خصوصاً سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آن رکے۔ آپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ملائکہ کے لیڈر نے کہا "هٰذَا رَجُلٌ يُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ"۔ کہ ٹھہرو! اس عالی منصب کے لئے جس شخص کی تلاش تھی وہ یہی ہے جو دل و جان سے عاشق رسولؐ ہے۔

ایک اور کشف میں دیکھا کہ ملائکہ اپنی کمروں پر سقوں یعنی ماشکیوں کی طرح نور کی مشکیں اٹھائے حاضر ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے در و بام پر اس نور کا چھڑکاؤ کر رہے ہیں۔ حضورؑ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ جواب ملا کہ یہ وہی درود شریف ہے جو دلی محبت سے آپ نے دن رات بے انتہا بھیجا۔ اور اب خدا نے اسے نور میں بدل کر اس سے آپ کا گھر بار منور و معطر کرنے کا حکم دیا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں جو خصوصیات پیدا ہوئیں آپؑ نے جو عالی منصب ومقامات حاصل کئے وہ سب برکات مصطفویؐ ہیں۔

ایک جگہ فرماتے ہیں:

"یہ شرف مجھے محض آنحضرت ﷺ کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر مَیں آنحضرت ﷺ کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی مَیں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا"۔

(تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۱۲)

حضور علیہ السلام "آئینہ کمالات اسلام" میں فرماتے ہیں:

"ایک رات میں کچھ لکھ رہا تھا کہ اسی اثنا میں مجھے نیند آ گئی اور میں سو گیا اس وقت میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا۔ آپؐ کا چہرہ بدر تام کی طرح درخشاں تھا۔ آپؐ میرے قریب ہوئے اور مَیں نے ایسا محسوس کیا آپؐ مجھ سے معانقہ کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپؐ نے مجھ سے معانقہ کیا اور مَیں نے دیکھا کہ آپؐ کے چہرہ سے نور کی کرنیں نمودار ہوئیں اور میرے اندر داخل ہو گئیں۔ مَیں ان انوار کو ظاہری روشنی کی طرح پاتا تھا اور یقینی طور پر سمجھتا تھا کہ مَیں انہیں محض روحانی آنکھوں سے ہی نہیں بلکہ ظاہری آنکھوں سے بھی دیکھ رہا ہوں اور اس معانقہ کے بعد نہ مَیں نے یہ محسوس کیا کہ آپؐ مجھ سے الگ ہوئے ہیں اور نہ ہی مَیں یہ سمجھا کہ آپ تشریف لے گئے ہیں۔ اس کے بعد مجھ پر الہام الٰہی کے دروازے کھول دئے گئے اور میرے ربّ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

"يَا اَحْمَدُ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ. مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ......الخ"۔

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواھشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ھیں

آج ھی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سید ولد آدم محبوب خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کے دامن فیض سے یہ برکت بھی نصیب تھی کہ حضور ﷺ سچے طالبان کو رؤیا و کشوف میں ملاقات و زیارت سے نواز کر رہنمائی فرمادیتے۔

بمبئی کے مشہور تاجر حضرت سیٹھ اسماعیل آدم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۸۹۳ء سے ۱۸۹۵ء تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا خوب مطالعہ کیا اور حضور کی صداقت پالی مگر آخری اطمینان کے لئے اپنے سابقہ مرشد جن کے لاکھوں مرید تھے اور سندھ کے مشہور مذہبی و روحانی پیشوا تھے، پیر سید اشہد الدین صاحب المعروف "پیر سائیں جھنڈے والے" ان کی خدمت میں بذریعہ خط سارے حالات اور اپنے مطالعہ کی رپورٹ دیتے ہوئے عرض کیا کہ ہم دنیا والے لوگ ہیں اور روحانی آنکھوں سے اندھے مگر آپ صاحب بصیرت اور لاکھوں کی راہنمائی کے ذمہ دار ہیں اس لئے آپ حلفیہ جواب سے نوازیں کہ یہ مدعی مہدویت و مسیحیت مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعویٰ میں صادق ہیں یا نہیں؟ اگر آپ نے کوئی جواب نہ دیا اور وہ سچے ہیں اور ہم ہدایت سے محروم ہوگئے تو اس کے ذمہ دار خدا کے حضور آپ ہونگے۔ اسی طرح اگر وہ جھوٹے ہیں اور ہم نے نادانی سے قبول کرلیا تو اس گمراہی کا وبال بھی آپ کے سر ہوگا۔

اس خط کے جواب میں پیر صاحب جھنڈے والے نے اپنی تین شہادتیں تحریر کیں:

اول...... پیر صاحب نے لکھا کہ ہمارے سلسلہ کا دستور ہے کہ نماز مغرب و عشاء کے دوران ہم حلقہ بنا کر ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ ایک روز اسی حالت میں کشفی طور پر سرور کائنات محمد مصطفیٰ ﷺ کی زیارت ہوگئی تو ہم نے سوال کردیا کہ یا حضرت! یہ شخص مرزا غلام احمد کون ہے؟ تو حضور نے جواب میں فرمایا "از ماست" یعنی ہماری طرف سے ہے۔

دوم...... پیر صاحب نے کہا کہ ہمارے خاندان کا وطیرہ ہے کہ بعد نماز عشاء ہم باتوں میں نہیں لگتے بلکہ ذکر الٰہی کرتے سو جاتے ہیں کہ یہی سنت رسولؐ ہے۔ ایک دن ایسے ہی عالم میں آنکھ لگ گئی تو کشفی حالت میں زیارت رسولؐ ہوگئی۔ ہم نے سوال کیا کہ حضور! مولویوں نے اس شخص یعنی مرزا صاحب پر فتوے لگائے ہیں اور اسے جھوٹا قرار دے دیا ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: "در عشق ما دیوانہ شدہ است" یعنی اسے ان فتووں سے کیا سروکار۔ وہ تو ہمارے عشق میں دیوانہ ہو چکا ہے۔

سوم...... پیر صاحب نے تحریر کیا کہ ہم تین بجے تہجد کے لئے اٹھتے ہیں، پھر نماز تہجد سے فارغ ہو کر کروٹ پر لیٹے ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ پھر اسی وضو سے فجر کی نماز پڑھتے ہیں۔ یہ بھی سنت نبویؐ ہے۔ ایک دن اسی کروٹ کی حالت میں غنودگی طاری ہوئی۔ پھر رسول مقبول ﷺ کی زیارت نصیب ہوگئی۔ ہم نے حضور ﷺ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا کہ اللہ کے رسولؐ! اب تو سارے ہندوستان چھوڑ عرب کے علماء نے بھی فتویٰ کفر لگا دیا ہے۔ اس پر آپؐ نے بڑے جلال کے ساتھ بزبان عربی تین دفعہ فرمایا: "هُوَ صَادِقٌ"، "هُوَ صَادِقٌ"، "هُوَ صَادِقٌ"۔ یعنی وہ سچا ہے، وہ سچا ہے، وہ سچا ہے۔

یہ تین شہادتیں درج کرکے پیر صاحب نے لکھا کہ: "ہم آپ کی قسم سے سبکدوش ہوگئے۔ ماننا یا نہ ماننا آپ کا کام ہے"۔ اور حضرت سیٹھ صاحب مسیح پاک کے قدموں میں آ بسے۔

ایسے خوش نصیب بزرگوں کی روحانی کہکشاں آسمان احمدیت پر خوب روشن ہے جن کو براہ راست رؤیا و کشوف میں زیارت رسولؐ کی دولت نصیب تھی۔ اور وہ مسیح پاک کے درخت وجود کی شاخیں بن گئے اور یہ کہکشاں روز بروز پھیلتی جارہی ہے۔ ہزاروں سعید روحیں خلافت اولیٰ، خلافت ثانیہ، خلافت ثالثہ اور اب خلافت رابعہ کے دور میں ایسے ہی حیات بخش روحانی تجربات سے گزر کر احمدیت سے وابستہ ہورہی ہیں۔

☆......☆......☆......☆

دائمی روحانی قیادت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موعود اقوام عالم ہیں۔ روحانی لحاظ سے آپ کا ذکر ہر مذہب و ملت کا افتخار ہے۔ چودہ صدیوں کے دوران امت محمدیہ کے خدا رسیدہ بزرگ دنیا کے ہر خطہ میں منادی کرتے رہے۔ آخر یہ عالمگیر وسیع تیاری، جستجو اور منادی اسی لئے تھی کہ آنے والے موعود کے ذریعہ وہی پاکیزہ انقلاب برپا ہونا تھا جو قرون اولیٰ میں صحابہ رسولؐ کی صورت میں آسمان دیکھ چکا تھا۔ چنانچہ اس موعود کے ظہور پر آسمان نے پھر وہی نظارہ دیکھا!!۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی طرح محبوب کے ساتھ نبض کی طرح چل کر نورالدین نے سب کچھ نثار کردیا۔ ایک مثال سنئے:

حضرت بابا کریم بخشؓ قادیان کی مسجد اقصیٰ سے ابھی باہر تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسجد کے اندر کسی کو بیٹھ جانے کا ارشاد فرمایا۔ آواز کان میں پڑی تو بابا کریم بخش زمین پر بیٹھ گیا اور گھسٹ گھسٹ کر مسجد میں پہنچا۔ کسی دیکھنے والے کے پوچھنے پر اس کی وجہ بتائی۔ فرمایا ٹھیک ہے میں مخاطب نہیں تھا مگر آواز میرے کانوں تک پہنچ گئی۔ اگر اسی دوران میرا دم نکل جاتا تو خدا کے حضور کیا جواب دیتا کہ بات سنی اور تعمیل نہ کی!

یہ بعینہ ویسا ہی واقعہ ہے جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کے ساتھ گزرا۔

وہی ہے مے ان کو ساقی نے پلا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِي أَخْزَى الْأَعَادِي

یہی پاکیزہ انقلاب جماعت احمدیہ کی پہچان ہے۔ قیامت تک اس انقلاب کو ممتد کرنے کے لئے خدا نے قدرت ثانیہ کو خلافت احمدیہ کی صورت میں قائم فرمایا ہے اور خلافت کے طفیل ہم اسی پاک درخت وجود کی شاخیں ہیں۔ اسی روحانی تعلق کا مختصر تذکرہ میری گزارشات کا آخری حصہ ہے۔

قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر حضرت الحاج مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ساری جماعت نے بالاتفاق کہا کہ آپ کی اطاعت ہمارے لئے اسی طرح لازم ہے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت ساری جماعت کرتی تھی۔ ۱۹۱۴ء میں قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ خلیفہ ہوئے تو بعض نے اختلاف کیا اور لاہور جا بیٹھے۔ اس مرحلہ پر خدائے قادر کی طرف سے راہنمائی کی ایک ایمان افروز روایت سنئے۔

حیدر آباد دکن ہندوستان کے ہوم سیکرٹری نواب اکبر یار جنگ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات سے چند یوم پہلے لاہور میں بیعت کی سعادت پائی پھر حیدر آباد چلے گئے۔ حضور کی المناک وفات، پھر قدرت ثانیہ کے ظہور کی خبر سنی تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلی۔ خلافت ثانیہ کے قیام پر اختلاف کا سن کر سوچ میں پڑ گئے اور فیصلہ کیا کہ خود قادیان جا کر تسلی ہونے پر بیعت کریں گے۔ ۱۹۱۶ء میں موقعہ بنا۔ قادیان گئے۔ ایک نماز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح محراب میں رخ انور مقتدیوں کی طرف کرکے بیٹھ گئے اور مختلف باتیں کرنے لگے۔ اس دوران نواب اکبر یار جنگ کی نظریں حضور کی پیشانی پر جم گئیں۔ آپ پر کشفی حالت طاری ہوئی اور دیکھا کہ پیچھے محراب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلوہ گر ہوئے ہیں۔ تب نواب صاحب کی نظریں بے اختیار حضرت مسیح پاکؑ کی مبارک پیشانی پر جا لگیں۔ ایک روحانی اطمینان ملا۔ نواب صاحب کی نظریں اسی مبارک پیشانی پر جمی تھیں لیکن حضور کا وجود کم ہونا شروع ہوا۔ اور کم ہوتے ہوتے خلیفۃ المسیح الثانی کے اندر گم ہوگیا۔ اور یوں ہوا جیسے کوئی ہتھیار میان میں سما جاتا ہے۔ اس نظارہ سے خدائے قادر نے حقیقت آشکار کردی اور نواب صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے اطمینان قلب و روح نصیب ہوگیا کہ خلیفہ تو فقط آلہ کار ہوتا ہے۔ جماعت کی باگ ڈور اور قیادت خدا کی مجسم قدرت مسیح پاک علیہ السلام نے خود سنبھال رکھی ہے۔

آج جس دور سے ہم گزر رہے ہیں اسے بہت تفصیلی مشابہت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک دور سے حاصل ہے۔ مولا کریم کے حضور دعا کے ساتھ اجازت چاہوں گا کہ وہ اپنے خارق عادت فضل سے اس مبارک دور کو بہت وسیع فرمائے۔ ہمارے محبوب آقا خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کو ہر لحہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آپ کی تمناؤں کو پورا کرے اور ہمیں سچی روح کے ساتھ کما حقہ آپ کی کامل اطاعت کی ہمیشہ سعادت بخشے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(نوٹ: مکرم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب نے جماعت احمدیہ جرمنی کے ۲۵ویں جلسہ سالانہ میں ۲۷/اگست بروز اتوار اپنا یہ مقالہ پڑھ کر سنایا۔)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم۔

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت مسیح موعودؑ کی کونسی ادا پیاری لگی!!

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۰؍مارچ ۲۰۰۰ء میں اخبار "الحکم" ۲۶؍دسمبر ۱۹۳۵ء سے ایک مضمون منقول ہے جس میں اس سوال کے جواب میں کہ "آپؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کونسی ادا پیاری لگی؟" بہت سے صحابہؓ کرام نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور یہ مضمون ایک خوشنما اور خوشبودار گلدستہ کی صورت میں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ نے ہدیہ قارئین ہے:

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساویؓ نے بیان فرمایا: میرا محبوب دشمنوں کا بھی ہمدرد تھا، غریبوں کا غمگسار تھا، اس کو کسی بڑائی کی خواہش نہ تھی۔...... ان اوصاف سے متصف محبوب کی کس ادا کو پیارا کہوں اور کس ادا کو دوسری پر ترجیح دوں!۔

حضرت مہاشہ محمد عمر صاحبؓ نے فرمایا: میرے دلبر آقا کی تحدی اور یقین نے وہ اثر کیا کہ مَیں اس کی ادا پر قربان ہو گیا۔

حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ آف پشاور نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام سادگی کے مجسمے اور تکلفات سے دُور تھے۔

حضرت غازی نذیر احمد صاحب برقؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رسول اللہ ﷺ سے عشق بہت پیارا لگا کہ اس کی شان دنیائے محبت میں انوکھی اور نرالی ہے۔

حضرت بابا محمد حسن صاحبؓ نے فرمایا: حضورؑ کی شان یہ تھی کہ ہر ایک آدمی جو حضورؑ سے وابستہ تھا، اس سے ایسی محبت کرتے تھے کہ وہ یہ سمجھنے لگتا کہ حضورؑ مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔

حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحبؓ نے فرمایا کہ مَیں سکھ سے مسلمان ہوا۔ میرا دل اُسی محبت کا شکار ہوا جو حضورؑ اپنے خدام سے فرمایا کرتے تھے۔

حضرت غلام محمد صاحب اختر رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام کی قبولیت دعا پیاری لگی۔

حضرت بھائی مدد خان صاحبؓ نے فرمایا: مجھے حضورؑ کا چہرہ بہت پیارا لگتا تھا، مَیں جب اس کو دیکھتا تو اپنے سارے غم بھول جاتا۔

حضرت بابا کریم بخش صاحبؓ مہاجر نے فرمایا کہ مَیں نے جب حضورؑ کو پہلی دفعہ دیکھا تو حضورؑ کا جلوہ مجھے بہت پیارا لگا جس نے میری قوت کو صلب کردیا۔...... اس میں کونسا جادو تھا، مَیں نہ جان سکا۔

حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحبؓ نے فرمایا کہ حضورؑ اس قدر مجسمہ حسن و اخلاق تھے کہ حضورؑ کی کس ادا کو پیارا کہوں اور کس کو نہ کہوں!۔

حضرت مولوی عبداللہ صاحب اعجاز نے فرمایا

زِ سر فرق تا بہ قدم ہر کجا مے نگرم
کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا ایں جا است

(یعنی سر سے لے کر پاؤں تک آپ کا وجود اتنا خوبصورت ہے کہ میرا دل ہر جگہ اٹک اٹک جاتا ہے)۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ نے فرمایا کہ مجھے حضرت مسیح موعودؑ کی صورت بڑی پیاری لگتی تھی۔ آنکھوں کی غنودگی دل پر ہمیشہ یہ اثر پیدا کرتی تھی کہ حضورؑ ذکرِ الٰہی میں مستغرق ہیں۔

حضرت چودھری مظفر الدین صاحبؓ بنگالی کو حضورؑ کی امن پسندی بہت پسند آئی۔

حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحبؓ نے فرمایا کہ میرا آقا سیّدالقوم خادمھم کا مصداق تھا...... گرمی کا موسم تھا، حضورؑ نے فجر کی نماز کے بعد مجھے گورداسپور بھیجا۔ مَیں وہاں سے بارہ بجے سخت دھوپ میں واپس آیا۔ حضرت اس وقت آرام فرما رہے تھے۔ مَیں نے حاضر ہو کر جواب پیش کیا۔ حضورؑ نے ازراہ شفقت فرمایا کہ میاں فضل الرحمٰن! تم بیٹھو، مَیں تمہارے لئے شربت لاتا ہوں۔ مَیں گرمی کا مارا ہوا تھا اور سفر کی منزل سے تھکا ہوا تھا۔ بستر پر لیٹ گیا کہ جب حضورؑ کی آہٹ پاؤں گا تو اٹھ کر بیٹھ جاؤں گا۔ لیٹتے ہی آنکھ لگ گئی۔ حضورؑ آئے اور مجھے معلوم نہ ہوا۔ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بعد آنکھ کھلی۔ دیکھا میرا آقا سید و مولیٰ کھڑا ہے۔ پنکھے کی رسی اُس کے ہاتھ میں ہے اور مجھے ہوا دے رہا ہے۔ مَیں دیکھتے ہی بے قرار ہو گیا اور گھبراہٹ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ حضورؑ نے میری ندامت کو دیکھ کر فرمایا: گھبرانے کی کوئی بات نہیں، آپ تھکے ہوئے تھے، مَیں نے جگانا مناسب نہ سمجھا۔ یہ لو شربت پی لو۔ ایسے محسن آقا کی ہر شان جب مجھے یاد آتی ہے، میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے ہیں۔

حضرت بابو محمد اسماعیل صاحبؓ کو حضورؑ کا آنحضور ﷺ سے عشق بہت پیارا لگتا تھا۔

حضرت بابو وزیر خان صاحبؓ نے فرمایا کہ حضورؑ کا چہرہ اس قدر خوبصورت تھا کہ یہ خوبصورتی مَیں نے کسی انسان میں نہ دیکھی۔

حضرت شیخ عبدالرحمٰن صاحب قریشی نے فرمایا کہ مجھے تو حضورؑ کے اخلاق نے گرویدہ کر لیا۔

حضرت پیر مظہر حق صاحبؓ نے فرمایا کہ ہم بہت سے بچے اکٹھے ہو کر اُس کمرے کے باہر شور مچاتے اور کھیلتے جہاں حضورؑ آرام فرماتے بلکہ فٹ بال کھیلتے ہوئے اُس دروازہ میں بھی ککیں لگاتے جس کمرے کے اندر حضورؑ آرام فرمایا کرتے مگر وہ اخلاق کا مجسمہ کبھی ناراض نہ ہوتا اور کبھی نہ ڈانٹتا۔ مَیں اب پورے شعور کے ساتھ انسانی فطرت کا مطالعہ کرتا ہوں اور اس عظیم الشان شخص کے اخلاق کو دیکھتا ہوں تو حیرانی میں گم ہو جاتا ہوں۔

حضرت منشی کظیم الرحمٰن صاحبؓ نے فرمایا کہ جو بچے تعلیم کے لئے قادیان آتے، حضورؑ اُن پر اپنے بچوں کی طرح مہربان تھے۔ ایک دفعہ میرے بھائی محبّ الرحمٰن کے روپیہ آنے میں تاخیر ہوئی اور ضابطہ کے مطابق اُن کی روٹی بند ہو گئی۔ انہوں نے چند دن کسی دوسرے شخص سے مل کر کھانا کھایا۔ جب حضورؑ کو علم ہوا تو آپؑ سپرنٹنڈنٹ پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ یہ بچے میرے پاس آئے ہیں، کسی کو حق نہیں کہ ان کی روٹی بند کرے۔ میرے بھائی کو بلوا کر اُس کی بڑی دلداری کی۔

حضرت قریشی محمد صادق صاحب شبنمؓ کو حضورؑ کی اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے غیرت نے بہت متاثر کیا۔

حضرت حکیم عبدالعزیز صاحبؓ پسروری کو حضورؑ کے تقویٰ نے اپنا گرویدہ کر لیا۔

حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکملؓ نے فرمایا: میرے نزدیک حضرت مسیح موعودؑ کی ہر ایک ادا دلربا و دلکش تھی، کس کو کس پر ترجیح دوں:-

کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا ایں جا است

(یعنی: آپؑ کے حسن کا کرشمہ دامنِ دل کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔)

حضرت شیخ نورالدین صاحبؓ تاجر قادیان پر ملاقات کے وقت حضورؑ کی مسرت اور بشاشت نے بہت اثر ڈالا۔

حضرت عبدالرحیم صاحبؓ چشم دہلوی حضورؑ کے غضِ بصر پر فدا تھے۔

حضرت مولوی فضل محمد صاحبؓ ہرسیاں والے کے دل پر حضورؑ کی وسعت حوصلہ کا بہت اثر تھا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ مَیں کئی دفعہ حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور ایسی باتیں کرتا جن کا حضورؑ سے کوئی تعلق نہ ہوتا۔ مجھے اب وہ باتیں یاد آتی ہیں تو حضورؑ کے قیمتی وقت ضائع کرنے کا افسوس کرتا ہوں مگر حضورؑ نے کبھی بات سننے میں بے پروائی کا اظہار نہیں کیا اور کبھی نہیں فرمایا کہ بس کرو، مجھے کوئی اَور کام ہے۔

حضرت سید عزیز الرحمٰن صاحبؓ نے فرمایا کہ ہر شخص خیال کرتا کہ حضورؑ مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ اور حضورؑ کا پگڑی باندھنا اور پگڑی کے پیچ مجھے بہت ہی بھاتے۔

حضرت مولوی عبیداللہ صاحب بقاپوریؓ نے بیان فرمایا کہ حضورؑ کا میری پیٹھ پر اپنا دست مبارک پھیرنا مَیں کبھی نہیں بھول سکتا، ایک مقناطیسی قوت تھی جو بجلی کی رَو کی طرح تمام بدن میں دوڑ گئی۔

حضرت بابو محمد سعید صاحبؓ ارشد نے فرمایا کہ طاعون کے زمانہ میں آدمیوں کی ہلاکت اور احمدیوں کی حفاظت کے نشان کی شوکت، جلال اور رعب کا مجھ پر آج بھی گہرا اثر ہے۔

حضرت حبیب احمد صاحبؓ کاتب نے بیان کیا کہ وہ لاریب سلطان القلم تھا، مجھے اُس کی گردش قلم نے موہ لیا۔

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ نے فرمایا کہ مَیں تو حضورؑ کی نگاہ کا کشتہ ہوں۔ مَیں جب پہلی بار قادیان آیا تو پوربی زبان میں ایک نظم کہی جس کا ایک مصرعہ تھا:

اے گوپال! ہماری طرف بھی ایک نظر فرما

حضورؑ نے یہ سن کر آنکھ اٹھا کر میری طرف دیکھا۔ اس نظر کا جادو مجھ پر ایسا ہوا کہ مَیں اس کا نقشہ کھینچ نہیں سکتا۔...... خدا کی قسم! اس نظر کے بعد اس سے بہتر اور خوبصورت نظر آج تک نظر نہ آئی۔

حضرت حافظ غلام رسول صاحبؓ وزیر آبادی نے بیان فرمایا کہ مخالفین نے میرا مکان مجھ سے چھین لیا تو مَیں نے حضورؑ سے شکوہ کیا۔ آپؑ نے فرمایا کہ لوگ ختنوں اور شادیوں پر مکانات فروخت کر دیتے ہیں، آپکا مکان خدا کیلئے جاتا ہے تو جانے دو۔ اس دن سے میرے دل میں سے مکانوں وغیرہ کی محبت جاتی رہی۔ ہاں خدا نے پھر اپنے فضل سے مجھے سب کچھ دیدیا جو مَیں انعام سمجھتا ہوں۔

حضرت مرزا ارشد بیگ صاحبؓ حضورؑ کی آنکھوں کے متوالے تھے۔ جو حیا اور لطف اُن آنکھوں میں دیکھا وہ کسی کی آنکھوں میں نہ دیکھا۔

حضرت اللہ دین صاحبؓ (فلاسفر) نے فرمایا کہ مَیں حیران ہوں کہ حضورؑ کی کس ادا کو پیاری کہوں اور کس کو نہ کہوں۔

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۰؍مارچ ۲۰۰۰ء کی اشاعت میں مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس سے چند اشعار ملاحظہ کیجئے:

جب بیعت کا فرمان ہوا
دعوت کا عام اعلان ہوا
جس دن چالیس بزرگوں کا
ربّ سے عہد و پیمان ہوا
اللہ کے دین کی نصرت کا
اک عزمِ عالی شان ہوا
چالیس، کروڑوں تک پہنچے
کیسا فضلِ رحمان ہوا

اعزازات

☆ مکرم طلحہ شاہد صاحب نے گورنمنٹ کالج لاہور میں B.Sc انجینئر گروپ میں اول پوزیشن حاصل کی اور گورنر پنجاب سے گولڈ میڈل اور رول آف آنر حاصل کیا۔

☆ محترمہ ہما رحمٰن صاحبہ آف لندن کو ۱۹۹۹ء میں نمایاں تعلیمی قابلیت کے اظہار پر Excellent Achievement Award دیا گیا۔ لارڈ احمد کی سرپرستی میں قائم ہونے والا پہلا "دی نیشن" ایوارڈ، ہاؤس آف لارڈز میں منعقد ہونے والی تقریب میں بیس منتخب مسلمان طلبہ و طالبات کو دیا گیا۔

Muslim TV AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
26/03/2001 – 01/04/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 26th March 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Class: Lesson No.119, Final Part ®
Rec: 11.07.98
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.200®
Rec: 12.09.96
02.10 MTA USA: Various Items
03.00 Urdu Class: Lesson No.110 / Rec.04.11.95 ®
04.20 Learning Chinese: Lesson No.204 ®
Hosted by Usman Chou Sahib
04.50 Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat
Rec.16.07.00 With Huzoor ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Kudak No.30
Produced By MTA Pakistan
07.00 Dars Ul Quran: No.12 (1998) ®
By Hadhrat Khalifatul Masih IV
08.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.200 ®
09.20 Urdu Class: Lesson No. 110 ®
10.30 Documentary: A Visit to Bahawarpoor Zoo
10.55 Indonesian Service: Friday Sermon
With Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News
12.45 Rencontre Avec Les Francophones
Rec: 17.07.00
13.50 Children's Programme: Kudak No.30
14.05 Bengali Service: Various Items
15.10 Homoeopathy Class with Hazoor
16.15 Children's Class: Lesson No.120, Part 1
Rec: 18.07.98
16.50 German Service: Various Programmes
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class: Lesson No.111
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.201 Rec.17.09.96
With Arabic Speaking Friends
20.35 Turkish Programme: with Jalal Shams Sb.
Introduction to Ahmadiyyat – Part 2
21.05 Rohani Khazine: Programme No.25/P.1
21.20 Rencontre Avec Les Francophones
Rec.17.07.00®
22.25 Homeopathy Class With Hazoor ®
23.30 Documentary: A Vist to Bahawarpoor Zoo ®

Tuesday 27th March 2001

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Class: By Huzoor
Lesson No.120, Rec.11.07.98 ®
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.201 ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
02.05 MTA Sports: Annual sports
Majlis-e-Ansarullah Rabwah
02.45 Urdu Class: Lesson No.111 ®
03.45 Speech by Mau. Mohammad A. Akseer Sb.
04.55 Recontre Avec Les Francophones
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Class: Lesson No.120 ®
07.15 Pushto Programme: F/S Rec.12.05.00
With Pushto Translation
08.15 Rohazine Khazine: Prog.25 / P.1
Quiz Prog. Brahin-e-Ahmadiyya ®
08.45 Liqaa Ma'al Arab: Session No.201®
09.55 Urdu Class: Lesson No.111 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.30 Le Francais c'est Facile: Lesson No.12
12.55 Bengali Mulaqat: Rec.30.05.00
13.55 Bengali Service: Various Items
14.55 Tarjumatul Quran Class: With Hazoor
Class No.168 - Rec.17.12.96
16.05 Children's Corner: Guldasta No.13
16.40 Le Francais c'est Facile: Lesson No.12 ®
17.05 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No.112
19.20 Liqaa Ma'al Arab: Session No.202
Rec.18.09.96
20.25 Norwegian Programme: Contemporary Issues
20.55 Bengali Mulaqat: Rec.30.05.00 ®
21.55 Hamari Kaenat: Programme No.84
22.20 Tarjumatul Quran Class:
Lesson No.168 / Rec.17.12.96
23.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.12 ®

Wednesday 28th March 2001

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Guldasta No.13 ®
01.05 Liqaa Ma'al Arab: Session No.202 ®
02.10 Bengali Mulaqat: Rec.30.05.00
03.15 Urdu Class: Lesson No.112 ®
04.20 Le Francais C'est Facile: Lesson No.12 ®
05.00 Tarjumatul Quran:Lesson No.168 ®
06.05 Tilawat, News
06.45 Children's Corner: Guldasta No.13 ®
07.20 Swahili Programme: Muzzakarah
Topic: Jihad Host: Abdul Basit Shahid Sb.
08.05 Hamari Kaenat: Prog. No.84 ®
08.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.202 ®
09.45 Urdu Class: Lesson No.112 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.30 Urdu Asbaaq: Lesson No.35
13.00 Atfal Mulaqat: With Hazoor Rec.12.07.00
14.00 Bengali Service: Various Items
15.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.169
Rec.23.12.96
16.05 Urdu Asbaaq: Lesson No.35 ®
16.35 Children's Corner: Cartoons Part 3
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 Urdu Class: Lesson No.113 – Rec.11.11.95
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.203 Rec.19.09.96
20.30 French Programe: Le Siecle du Messie ...
21.05 Atfal Mulaqat: Rec.12.07.00 ®
22.00 Keh Kay Shan: Topic 'Eesaar'
22.25 Tarjumatul Quran: Lesson No.169 ®
23.30 Urdu Asbaaq: Lesson No.35 ®

Thursday 29th March 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Cartoons Part 3®
00.55 Liqaa Ma'al Arab: Session No.203®
02.00 Mulaqat: Atfal ul Ahmadiyya 12.07.00 ®
03.05 Urdu Class: Lesson No.113 ®
04.05 Urdu Asbaaq: Lesson No.35 ®
04.50 Tarjumatul Quran: Lesson No.169 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Cartoons Part 3 ®
06.55 Sindhi Programme: 'Hadhrat Masih – e-Maud (A.S.) Nearness to God'
Host: Syed Tahir Ahmad Suhail Sb
07.40 Tabaukaat: J/S Rabwah 1958
Speech By Ch. M. Zafrullah Khan (R.A.)
'The effect of Ahmadiyyat upon Islam'
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.203 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.113 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Turkish: Lesson No.10
13.00 Q/A Session With Hazoor – Rec.16.02.97
13.55 Bengali Service: F/S Sermon by Hazoor
Rec.24.02.95 With Bangali Translation
15.05 Homeopathy Class: Lesson No.6
16.00 Children's Corner: Guldasta No.14
16.30 Children's Corner: MTA Karachi
6th Annual Waqfeen-e-Nau Ijtema Prog.2 P.1
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No.114
19.20 Liqa Ma'al Arab: Session 204, Rec: 24.09.96
20.30 MTA Lifestyle: Al Maidah
'Pudding & Ice Cream'
20.40 Tabarukat: J/S Rabwaah 1958
Speech by Ch. M. Zafruulah Khan (R.A.)
21.50 Quiz History of Ahmadiyyat No.78
22.30 Homeopathy Class With Hazoor ®
23.30 Learning Turkish: Lesson No.10 ®

Friday 30th March 2001

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Guldasta No.14®
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.204 ®
02.05 Tabarukat:Speech by Hadhrat
Ch. M.Zafrullah Khan (R.A.) ®
03.15 Urdu Class: Lesson No.114 ®
04.15 MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.30 Learning Turkish: Lesson No.10 ®
05.05 Homeopathy Class: No.6 ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner: Guldasta No.14 ®
07.15 Quiz; History of Ahmadiyyat No.78 ®
07.55 Saraiky Programme: F/S With Siraiky
Translation Rec.16.06.00
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.204 ®
10.00 Urdu Class: Lesson No.114 ®
10.55 Indonesian Service: Tilawat, Dars ul Hadith
11.30 Bengali Service: Various Items
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News, Darud Shareef
13.00 Friday Sermon: From London
14.00 Documentary: Safar Hum Nay Kiya
'Malam Jabba' MTA Pakistan
14.30 Majlis e Irfan: Rec.04.02.00
15.35 Friday Sermon: ®
16.30 Children's Corner: Class No.43, Part 2
Produced by MTA Canada
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.10 Urdu Class: Lesson No.115
Rec.17.11.95
19.15 Liqa Ma'al Arab: SessionNo.205
Rec.25.09.96
20.15 Speech by Abdus Salam Tahir Sb.
20.45 Documentary: Safar Hum Nay Kiya
'Maalam Jabba'®
21.15 Friday Sermon: ®
22.15 All Pakistan Moshaira Part 3
22.55 Majlis Irfan: With Hazoor – Rec.04.08.00 ®

Saturday 31st March 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Class No.42, Part 2
Hosted by Naseem Mehdi Sahib
01.10 Friday Sermon: By Hazoor ®
02.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.205 ®
03.15 Urdu Class: Lesson No.115 ®
04.15 Computers for Everyone: Part 92
Presented By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
04.50 Majlis e Irfan: Rec.04.08.00 ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.55 Children's Class: No.42 Part 2 ®
Produced By MTA Canada
07.30 MTA Mauritius: Various Items
08.15 Weekly Preview
08.35 Hua Mein Teray Fazlon Ka Munadi
Guest: Tahira Tabasum Sahiba
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.205 ®
10.00 Urdu Class: Lesson No.115 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Computers for Everyone: Part No.92 ®
13.15 German Mulaqat: Rec.17.06.00
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.10 Bengali Service: Various Items
15.10 Quiz: Khutabat-e-Imam
From Huzoor's Friday Sermons
15.45 Weekly Preview
16.00 Children's Class: With Huzoor
Rec.31.03.01
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.20 Urdu Class: Lesson No.116
Rec.18.11.95
19.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.206
Rec:26.09.96
20.45 Weekly Preview
21.00 Arabic Programme:A few extracts
from Tafseer ul Kabeer – No.10
21.40 Children's Class: By Huzoor ®
Rec.31.03.01
22.35 Waqfeen-e-Nau Programme: From Rabwah
23.0 German Mulaqat: Rec.17.06.00 ®

Sunday 1st April 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Quiz Khutabat-e-Iman
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.206 ®
02.00 MTA Variety: Interview With
Sahib Zadi Nasira Begum Sahiba Wife of
Sahibazada Mirza Manssor Ahmad Sb.
02.50 Urdu Class: Lesson No.116 ®
03.55 Seeratun Nabee (saw): Prog. No.27
04.35 Weekly Preview
04.50 Children's Class: With Hazoor
Rec.31.03.01 ®
06.05 Tilawat, News, Preview
07.05 Quiz Khutbat-e-Imam ®
07.20 German Mulaqat: 17.06.00 ®
08.20 Chinese Programme: Part 36
Islam Amongst Religions
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.206®
09.50 Urdu Class: Lesson No.116 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.50 Learning Chinese: Lesson No.207
With Usman Chou Sahib
13.20 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat
Rec.16.7.00
14.20 Bengali Service: Various Programmes
15.20 Friday Sermon: From London ®
15.50 Medical Matters: Child Care No.1
16.10 Weekly Preview
16.25 Children's Class: Lesson No.120
Final Part Rec.18.07.98
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No.117
Rec. 19.11.95 With Hazoor
19.25 Liqa Ma'al Arab: Session No.207
Rec 02.10.96
20.30 MTA Variety: Speech by
Mohammad Azam Akseer Sb.
21.25 Darsul Quran No. 13
Rec:14.01.98
23.00 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat
With Hadhrat Khalifatul Masih IV

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 | Friday, March 23, 2001 | Issue No. 12

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

سکھوں کو مشتعل کرنے کے لئے "قادیانی ریاست" بنائے جانے کا اکسٹھ سالہ احراری شوشہ

اگست ۱۹۴۰ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے دعوت الی اللہ، تنظیم جماعت اور خرید اراضی کے پیش نظر ماحول قادیان کا ایک نقشہ شائع فرمایا جس میں قادیان کے اردگرد کے دس دس میل تک دیہات، سکول، ڈاک بنگلے، موٹروں کے اڈے وغیرہ کا اندراج تھا۔

اُن دنوں احراریوں نے ہندوؤں اور سکھوں کی پشت پناہی میں احمدیت کی مخالفت کا اڈہ قائم کر رکھا تھا جس کا انچارج ملّا عنایت اللہ احراری تھا جس نے نقشہ کو اشتعال پھیلانے کا ذریعہ بنا کر یہ پراپیگنڈہ شروع کر دیا کہ احمدی لوگ حکومت سے گٹھ جوڑ کر کے اپنی ریاست کے قیام کی سازش کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں سکھوں کو بھڑکانے کے لئے گورمکھی میں بھی ایک اشتہار شائع کیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پورا علاقہ شعلۂ جوالہ بن گیا۔ جب معاملہ قابو سے باہر ہونے لگا اور پراپیگنڈہ خوفناک حد تک زور پکڑ گیا تو علاقہ کے معزز اور دانشور سکھوں کا ایک وفد حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے قادیان پہنچا۔ تحقیق و تفتیش کے بعد یہ سب من گھڑت کہانی نکلی تو معززین کا وفد مطمئن ہو کر واپس چلا گیا اور احراری ملاّ کی کارستانی کا پردہ فاش کرتے ہوئے یہ بیان دیا کہ:

"ہم نے بصورت وفد قادیان جا کر چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ قادیان سے ملاقات کی ہے۔ چوہدری صاحب خلیفہ قادیان کے چیف سیکرٹری بھی ہیں۔ ہم نے ان سے دریافت کیا ہے۔ انہوں نے رجسٹر اخبار نقشہ وغیرہ دکھا کر ہماری پوری تسلی کر دی ہے کہ یہ افواہ کہ مرزا صاحب قادیان والے دس دس کوس تک قادیان کے گرد اگرد ریاست بنا رہے ہیں یہ بالکل غلط ہے۔ احمدیوں نے اخبار میں بھی اس افواہ کی تردید کر دی ہے۔ یہ افواہ احراریوں نے اڑائی ہے اور ان کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ احمدیوں اور سکھوں کے تعلقات کو کشیدہ کر دیں.......... ہم اکالی بھائیوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ اگر وہ کانفرنس کریں تو مذہبی کانفرنس کریں.......... ایسی افواہ پر سیاسی تقاریر کر کے علاقہ کی فضا کو خراب نہ کریں کیونکہ اس علاقہ میں احمدیوں کے سکھوں سے بہت اچھے تعلقات ہیں اور مرزا صاحب قادیان والے ہمیشہ معزز سکھوں سے ہمدردانہ سلوک کرتے رہے ہیں"۔

(دستخط (سردار) نہال سنگھ ذیلدار کھبالہ، (سردار) بخشش سنگھ آف بھام، (سردار) بھگت سنگھ ذیلدار پنڈاروڑی، (سردار) اندر سنگھ ڈسٹرکٹ درباری ڈلہ)

(الفضل قادیان ۱۲/نومبر ۱۹۴۰ء صفحہ ۲ کالم ۱)

اس واضح بیان کے باوجود احراری ملاّ سکھوں اور انگریزی سرکار کے حکام سے سازباز کر کے بسراواں کے ایک کھلے میدان میں سکھوں کی دو روزہ کانفرنس کرانے میں کامیاب ہو گیا۔ ۱۷/نومبر کو سکھ جتھے قادیان میں داخل ہونا شروع ہوئے۔ قریب تھا کہ تصادم کی نوبت آ جاتی مگر حضرت خلیفۃ المسیح کی بروقت راہنمائی اور صبر و تحمل کی تلقین کی بدولت احمدیوں نے حیرت انگیز طور پر اپنے جذبات کو قابو میں رکھا اور احرار کی قادیان میں فرقہ وارانہ فساد کرانے اور خونی ہولی کھیلنے کے سب منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ تاہم کانفرنس میں ملاّ عنایت اللہ نے انتہائی اشتعال انگیز تقریر کی اور یہاں تک کہا کہ:

"جب تک ہم زندہ ہیں، مسلمان زندہ ہیں، جب تک گورو گوبند سنگھ کے سنگھ زندہ ہیں، مرزا نواب نہیں ہو سکتا"۔

(الفضل قادیان ۲۱/نومبر ۱۹۴۰ء صفحہ ۷، ۸)

اس موقع پر کانفرنس کے انعقاد سے ایک روز قبل مرکز احمدیت میں قیام امن، مقامات مقدسہ کی حفاظت اور سکھ لیڈروں اور سرکاری افسروں سے گفتگو کرنے اور ان کی مہمان نوازی کے فرائض انجام دینے کے لئے ایک انتظامیہ کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے سیکرٹری اور نگران عمومی حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ مقرر کئے گئے۔ اس کمیٹی کے ممبروں میں صدر انجمن احمدیہ کا ناظر اعلیٰ اور انجمن کے دوسرے ممتاز ممبر شامل تھے۔ سرکاری افسروں کے سامنے جماعت کے موقف کی سیاسی نمائندگی کا فریضہ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے اور حضرت خانصاحب فرزند علی خان صاحب کے سپرد ہوا۔ سکھوں کے ساتھ گفتگو کے لئے حضرت مولوی عبدالمغنی خان صاحب کا نام تجویز ہوا۔ مہمان نوازی کی خدمت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ناظر ضیافت کے ذمہ لگائی گئی۔ انتظامیہ کمیٹی کے ایک ممبر حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی بھی تھے جن کے فرائض میں پہرہ داروں کا تقرر اور ان کی نگرانی کا کام تھا۔

اس بروقت اقدام کا یہ فائدہ ہوا کہ اگرچہ سکھ جلوس اصل رستہ چھوڑ کر احمدی آبادی میں سے گزرا، پھر اس کے مقرروں نے اپنی تقریروں میں جماعت احمدیہ کے خلاف سخت زہر اگلا اور علاقہ میں زبردست اشتعال پھیلانے میں اپنا پورا زور صرف کر دیا مگر اس کے باوجود ان ایام میں کسی قسم کا کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

جماعت احمدیہ کے نظام اور اس کے صلح کن اصولوں کی یہ عظیم الشان اخلاقی فتح تھی جس کا اعتراف مشہور سکھ اخبار نویس سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون نے اپنے اخبار "ریاست" دہلی (۲/دسمبر ۱۹۴۰ء) میں بھی کیا۔ چنانچہ انہوں نے صاف لکھا کہ:

"مسلمانوں میں غالباً احمدیوں کا ہی ایک ایسا فرقہ ہے جو گورونانک اور سری کرشن وغیرہ غیر مسلم بزرگوں کو پیغمبر سمجھتے ہوئے ان کی عزت کرتا ہے۔ اور قادیان کی احمدی جماعت کا یہ ملک پر بہت بڑا احسان ہے جس نے ہندو مسلم اتحاد کی اس راہ کو اختیار کیا۔ احمدیوں کی اس قابل تعریف سپرٹ میں اتفاق پسند حلقوں کے اندر یہ انتہائی افسوس کے ساتھ سنا جائے گا کہ پچھلے ہفتہ جب سکھوں نے قادیان سے دو میل کے فاصلہ پر اکالی کانفرنس کی تو سکھوں کے غیر دوستانہ اور تحکمانہ رویہ کے باعث قادیان کے احمدی حضرات نے اپنے بچوں اور عورتوں کو گھروں سے نکلنے کی ممانعت کر دی تاکہ فساد نہ ہو...... ہمیں افسوس ہے کہ سکھوں کا قادیان کی اکالی کانفرنس میں احمدیوں کے خلاف تحکمانہ رویہ اختیار کرنا یا دوستانہ سپرٹ کا ثبوت نہ دینا اتحاد پسند حلقوں میں برچھا گردی اور وحشیانہ پن قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ اشاعت مذہب اور اشاعت خیالات کے لئے ضروری ہے کہ رواداری اور محبت کا اظہار ہو تاکہ لوگ اس سے متاثر ہو سکیں۔ نہ کہ غنڈہ پن کا جس سے کہ لوگ نفرت کریں"۔

اکسٹھ برس کے بعد مکار سیاستدان چانکیہ کی جائے ولادت (چنیوٹ) کے خمیر سے ابھرنے والے ایک مُلاّ نے بھی عنایت اللہ احراری کا ہتھکنڈہ استعمال کرتے ہوئے سرگودھا میں ایک نہایت اشتعال انگیز تقریر میں کہا ہے کہ:

"امریکہ، اسرائیل اور اسلام دشمن طاقتیں قادیانیوں کے ذریعہ پاکستان میں اپنا ہیڈ کوارٹر بنانے کے لئے گٹھ جوڑ کر رہی ہیں جو پلان کے مطابق سیالکوٹ، شکرگڑھ اور بھارتی ضلع کو ملا کر الگ قادیانی ریاست قائم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں"۔

(روزنامہ 'دن' یکم فروری ۲۰۰۱ء صفحہ ۳)

جماعت احمدیہ خالص دینی و روحانی جماعت ہے جسے عرش کے خدا نے خود قائم کیا ہے۔ اقتدار اور سیاست کی کرسی آج کل کے پیشہ ور مُلاّؤں کا نصب العین ہے مگر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریک میں اخلاق، دعوت الی اللہ، پاک نمونہ اور دعا کو بنیادی اور مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ آپ واشگاف لفظوں میں فرماتے ہیں کہ ؎

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار
داغِ لعنت ہے طلب کرنا زمیں کا عزّ و جاہ
جس کا جی چاہے کرے اس داغ سے وہ تن فگار

لہٰذا جیسا کہ جماعت احمدیہ کے عالمی ترجمان جناب رشید احمد چوہدری صاحب کے قلم سے کھلے لفظوں میں تردیدی بیان شائع ہو چکا ہے اس نوع کے کسی پلان کا احمدیوں سے نہ کوئی تعلق ہے نہ کوئی علم ہے۔ البتہ مُلاّ چنیوٹی صاحب کے بیان سے یہ ضرور ثابت ہو گیا ہے کہ ان کا پلان بنانے والوں سے براہ راست گہرا رابطہ ہے۔ تبھی تو پورے دھڑلّے سے اس کا انکشاف کر رہے ہیں۔ ممکن ہے ان کے احراری بھائی اور کشمیر کے نام نہاد "مجاہد اوّل" سردار عبدالقیوم خان صاحب کی زبانی اس کا سراغ ملا ہو کیونکہ "مجاہد اوّل" کا اعتراف ہے کہ:

"خاص طور پر فلسطین میں اسرائیل کی جو تحریک چل رہی تھی جس کے نتیجہ میں "اسرائیل" معرض وجود میں آیا اس کے ابتدائی جو نوجوان کارکن تھے ان میں سے بہت سے لوگوں کے ساتھ میرے بڑے گہرے تعلقات تھے۔ تربیت کیسے حاصل کرتے تھے، اسلحہ کیسے بناتے تھے، کہاں بناتے تھے، اس کو استعمال کس طرح کرتے تھے۔ یہ سب چیزیں ایسی ہیں جن کا ان لوگوں کی وجہ سے مجھے خاصا علم تھا اور وہ مجھ پر بھی بہت اعتماد کیا کرتے تھے...... عیسائیوں کے ساتھ بھی میرے بڑے گہرے مراسم اور تعلقات تھے"۔

("مقدمہ کشمیر" صفحہ ۱۳۔ ناشر جنگ پرنٹرز لاہور۔ اشاعت سوم اگست ۱۹۸۸ء)

علاوہ ازیں اسلم قریشی کے رسوائے عالم ڈرامہ کے ڈراپ سین نے پاکستان کے ہر ذی شعور

باقی صفحہ نمبر ۷ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاّؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔